خواتین کا اسلام
سلطان قابوس جامع مسجد۔ عمان
566
بدھ 13 ربیع الاول 1435ھ 15 جنوری 2014ء
حریص
آئی ایم فلارنا
جذبہ وہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

القرآن

استقامت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اس پر انہوں نے استقامت دکھائی، ان کے پاس فرشتے (یہ بشارت سنانے) کے لیے آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو بلکہ اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔''
(سورہ حم السجدہ)

الحدیث

اسلام کی ابتدا اور انتہا

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''اسلام اپنے ابتدائی دور میں غریب تھا، عنقریب اپنے ابتدائی دور کی طرح وہ دوبارہ غریب ہوجائے گا، پس خوشخبری ہے غریبوں کے لیے۔''
(مسلم)

پیاوِ سحر

بیوی بچّوں کے ساتھ حُسنِ سلوک

پچھلے دنوں ایک خاتون کا فون آیا۔ باجی ریحانہ تبسم فاضلی کا نمبر مانگتے ہوئے وہ خاتون بے اختیار رو پڑیں۔ میں گھبرا گیا، جلدی سے انہیں نمبر دیا اور صبر کے دو چار الفاظ کہے۔ ہچکیوں کے درمیان انہوں نے بمشکل دو تین جملے کہے اور فون بند کردیا: ''بھائی! یہ مجھے مارتے ہیں...... بری طرح مارتے ہیں...... بغیر کسی بات کے مارتے ہیں...... میں مر جاؤں گی ...... میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں...... ان کا کیا ہوگا...... آپ دعا نمبر نکال رہے ہیں...... ہمارے لیے بھی دعا کروایئے گا......''

فون بند ہوگیا۔ وفورِ جذبات سے میری آنکھیں بھیگ گئیں اور اس انجانے شخص کے لیے خون کھول اٹھا۔ کمزور پر ہاتھ اٹھانا بھلا کہاں کی بہادری ہے؟ اور کمزور بھی صنفِ نازک اور وہ جو شریکِ حیات ہے! دو ہفتوں سے ایک اور خط ہماری فائل میں رکھا ہوا ہے، جو ''ج، س'' نامی خاتون نے خانیوال سے بھیجا ہے۔ انہوں نے چھ صفحات پر اپنی یہ کہانی لکھ کر بھیجی ہے کہ کیسے ان کے 'انتہائی' دین دار شوہر نے ان کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے؟ جو پانچ سال کے بچوں کی کھال صرف اس لیے ادھیڑ کر رکھ دیتا ہے کہ وہ ننگے سر باہر کیوں گیا؟ جو ایک آواز پر 'حاضر ہوں' نہ کہنے پر بیوی کا چہرہ طمانچوں سے لال کردیتا ہے اور چوٹی سے پکڑ کر گھر سے نکال دیتا ہے اور وہ بھی بغیر چادر کے، اور سارا محلہ تماشا دیکھتا ہے! بے چاری اس بہن نے یہ خط باجی ریحانہ تبسم کے لیے بھیجا ہے کہ وہ کوئی وظیفہ بتا کر ان کے درد کا درماں کریں۔ مگر کیا کوئی ایسا وظیفہ ہے جسے پڑھ کر خاوند پر پھونک مار دی جائے اور وہ بالکل ٹھیک ہو جائے؟ خود انہوں نے خاوند کے جو معمولات لکھے ہیں، وہ انتہائی حیران کردینے والے ہیں۔ فرائض وواجبات ہی نہیں، نوافل کا انتہائی اہتمام کرنے والا، تسبیحات کی پابندی کرنے والا، علماء کرام کے بیانات میں پابندی سے جانے والا مگر گھر میں بیوی اور بچوں کے ساتھ ایسا برتاؤ!! کیا یہ واقعی دینداری ہے؟ کیا یہ کھلا تضاد نہیں ہے؟ کیا کسی بیان میں ان صاحب نے حضور نبی اکرم صلی ﷺ کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ ''کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں سے بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔'' ایک دوسری حدیث میں ہے ''میں تم سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں۔''

کیا کسی درس میں انہوں نے یہ حدیث مبارکہ نہیں سنی کہ جب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: ''یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس کے شوہر پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو کھائے تو اس کو بھی کھلائے اور جب تو پہنے تو اس کو بھی پہنائے اور چہرے پر مارنے سے اجتناب کر اور اس کی برائی نہ کر اور گھر کے علاوہ (ناراضی کی وجہ سے) کہیں اور مت چھوڑ......''

خود حضور ﷺ کی پوری زندگی اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ حسنِ معاشرت، عمدہ اخلاق اور محبت وایثار سے بسر ہوئی۔ ازواج کے ساتھ آپ کا انتہائی درجے کے لطف واخلاق سے پیش آنا اور پیاری بیٹیوں کے ساتھ نہایت محبت واکرام کا برتاؤ کرنا کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ باہمی الفت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ امی جان حضرت عائشہ ؓ چوں کہ کم عمر تھیں، اس لیے حضور ﷺ انصار کی بچیوں کو ان کے پاس بھیج دیتے تاکہ امی عائشہ ان کے ساتھ کھیل سکیں۔ یہ واقعہ تو بہت معروف ہے کہ حضور ﷺ نے دو مرتبہ مدینہ کے مضافات میں حضرت عائشہ ؓ سے دوڑ کا مقابلہ فرمایا۔ اسی طرح ایک مرتبہ چولہے کی آگ نہیں جل رہی تھی، تو حضور ﷺ نے امی جان کو ایک طرف کرکے خود آگ جلا کردی، اس حالت میں کہ گیلی لکڑیوں کا دھواں آپ کے چہرہ انور پر پھیل رہا تھا۔

دورِ فاروقی میں ایک بار ایک شخص حضرت عمر ؓ کے پاس آیا تاکہ اپنی زبان دراز بیوی کے خلاف شکایت کرے، جب وہ حضرت عمر کے دروازے پر آیا تو سنا کہ حضرت عمر کی اہلیہ بھی ان سے اونچی آواز میں باتیں کررہی ہیں اور عمر خاموش ہیں تو اس نے سوچا کہ یہاں تو خود خلیفۃ المسلمین بھی اس مسئلے سے دوچار ہیں۔ وہ واپس جانے لگا تو حضرت عمر نے اسے بلا بھیجا اور پوچھا کہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا میں تو اپنی بیوی کی شکایت لے کر آیا تھا، جب میں نے آپ کی بیوی کو بھی ایسا ہی پایا تو واپس پلٹ گیا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ میری بیوی کے جو مجھ پر حقوق ہیں، ان کی وجہ سے میں اس کی باتوں کو درگزر کردیتا ہوں، پہلا تو یہ کہ وہ میرے اور جہنم کے درمیان آڑ ہے، اس سے میرا دل پرسکون ہوجاتا ہے، دوسرا یہ کہ جب گھر سے باہر جاتا ہوں تو وہ میری آبرو کا خیال کرتی اور میرے مال کی حفاظت کرتی ہے، تیسرا یہ کہ وہ میرے کپڑے دھوتی ہے، چوتھا یہ کہ وہ میرے بچوں کی نگہبان ہے، پانچواں یہ کہ وہ میرے لیے روٹی پکاتی ہے۔ یہ باتیں سن کر اس آدمی نے کہا کہ یہ معاملہ تو میرے ساتھ بھی ہے، جب آپ درگزر سے کام لیتے ہیں تو میں کیوں نہ درگزر سے کام لوں۔

اسی طرح ایک صحابی نے حضرت معاویہ ؓ سے بطور مزاح کہا: ''ہم آپ کو عقل مند کیسے سمجھیں کہ جب آدھا انسان آپ پر غالب ہے (حضرت معاویہ کی اہلیہ فاختہ گھریلو معاملات میں حضرت معاویہ پر غالب تھیں)۔'' تو خلیفۂ وقت نے فرمایا: ''عورتیں شریف وکریم لوگوں پر غالب آجاتی ہیں اور کمینہ صفت لوگ عورتوں پر غالب آجاتے ہیں۔''

حضرت ابودرداء ؓ جلیل القدر صحابیِ رسول ہیں۔ ایک مرتبہ اپنی اہلیہ کو مخاطب کرکے کہنے لگے:

''جب تو مجھے غصہ میں دیکھے تو تُو مجھے اپنی نرمی ومحبت سے ٹھنڈا کردے اور جب میں تجھے غصہ میں دیکھوں تو میں بھی تجھے ٹھنڈا اور خوش کردوں، ورنہ ہم اکٹھے زندگی بسر نہیں کرسکیں گے۔ ایسے تمام حضرات جن کے اچھے اخلاق، مسکراہٹیں، نرمی، تحمل اور درگزر صرف باہر والوں کے لیے وقف ہیں، مگر جو گھر میں داخل ہوتے ہی ایک غصہ ور شوہر اور سخت گیر باپ کا روپ دھار لیتے ہیں، وہ اسی شمارے میں شائع تحریر 'ناقدری کا وبال' پڑھ لیں اور دیکھیں کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک کسے کہتے ہیں؟

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں عبادات کی لائن کے ساتھ اخلاق کی لائن میں بھی حضور اکرم ﷺ کی کامل اتباع نصیب فرمادے کہ اچھے اخلاق کے بغیر ہم ہرگز ہرگز کامل ایمان کا مزہ نہیں چکھ سکتے۔

حکمت کے ساتھ دعوت

بنتِ مولانا محمد ابراہیم

تاتاری سپاہیوں نے اپنی شکارگاہ میں ایک اجنبی کو داخل ہوتے دیکھا تو فوراً اس کی طرف لپکے اور بولے:

''خبردار! انہی قدموں پہ رک جاؤ، کیا تمہیں معلوم نہیں، ان اطراف میں داخل ہونا منع ہے، یہ تاتاری سردار کی شکارگاہ ہے۔''

''مجھے معلوم نہیں تھا۔'' اجنبی نے جواب دیا۔

''اسے سردار کے سامنے لے چلو، جو وہ حکم دیں گے، کریں گے۔'' ایک نے کہا۔

سپاہی اس اجنبی کو ساتھ لیے تاتاری سردار کے پاس پہنچے اور اسے اجنبی کے بارے میں بتایا کہ اس سے کیا غلطی ہوئی ہے۔

تاتاری سردار اس وقت اپنے کتے کو گوشت کھلا رہا تھا، پتا نہیں کس خیال میں تھا، اجنبی کی طرف دیکھ کر بولا: ''تم اچھے یا میرا کتا؟''

اجنبی نے پرسکون آواز میں جواب دیا:

''اگر میں ایمان کی حالت میں اس دنیا سے رخصت ہوا تو میں اچھا، ورنہ یہ کتا مجھ سے بہتر ہے۔''

سردار یہ بات سن کر چونکا، کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا:

''اس وقت میں ولی عہد ہوں۔ جب مجھے تاج اور تخت مل جائے تو میرے پاس آنا۔ اس وقت میں اسلام قبول کرلوں گا۔''

یہ اجنبی شخص شیخ جمال الدین تھے۔ ان کی ایک نظر نے تاتاری سردار کی کایا پلٹ کر رکھ دی تھی۔

شیخ جمال الدین اس کے بادشاہ بننے کا کئی برس تک انتظار کرتے رہے، لیکن اس کے بادشاہ بننے کا وقت نہ آیا، یہاں تک کہ ان کا آخری وقت آ پہنچا۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو بلا کر وصیت کی۔ ''امیر تیمور تغلق جب بادشاہ بنے تو تم اس کے پاس جانا اور اسے اس کا وعدہ یاد دلانا۔''

یہ وصیت کر کے شیخ جمال الدین انتقال کر گئے، آخرکار وقت گزرنے پر امیر تیمور بادشاہ بنا۔ شیخ کے صاحبزادے اس سے ملنے کے لیے گئے۔ کسی نے انہیں بادشاہ تک نہ جانے دیا۔ جب کسی طرح ملاقات نہ ہوسکی تو انہیں ایک تدبیر سوجھی۔ انہوں نے امیر کے محل کے قریب کھڑے ہو کر بلند آواز سے فجر کی اذان دی۔ اذان سے امیر کی آنکھ کھل گئی۔ بہت غصے ہوا۔ حکم دیا، نیند میں خلل ڈالنے والے کو پکڑ لاؤ۔ اس طرح وہ ان کے سامنے پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ امیر نے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے اس کا وعدہ یاد دلایا۔ امیر تیمور کو برسوں پہلے کیا ہوا وعدہ یاد آ گیا۔ وہ فوراً مسلمان ہوگیا۔ اس کے ساتھ اس کے بہت سے فوجی اور درباری بھی مسلمان ہوگئے۔ اس طرح حکمت کے ساتھ دعوت دینے پر تاتاریوں پر اسلام کا دروازہ کھلا۔

خوئے آدمیت

اثر جونپوری

گو اب صورت بہت ہی خوبصورت ہوتی جاتی ہے
مگر مفقود خوئے آدمیت ہوتی جاتی ہے

بس اب غالب جہاں میں مادیّت ہوتی جاتی ہے
جو آسائش کبھی تھی اب ضرورت ہوتی جاتی ہے

سمٹ کر ساری دنیا ہو رہی ہے گاؤں کی مانند
کبھی جو اک کہانی تھی حقیقت ہوتی جاتی ہے

ملا کرتا ہے اس کا سلسلہ بازارِ طائف سے
محبت خوگرِ سنگِ ملامت ہوتی جاتی ہے

انہیں انسانیت سے کچھ غرض باقی نہیں رہتی
کہ جن کی منزلِ مقصود دولت ہوتی جاتی ہے

بزعمِ خود پسندی عقلمندی ہو گئی غائب
مقابل آئینے کے اب ندامت ہوتی جاتی ہے

سیاست نام ہے مکر و فریب و جھوٹ کا ہمدم
جبھی بدنام دنیا میں سیاست ہوتی جاتی ہے

نمایاں ہے اثر کی شاعری میں یہ خصوصیت
تغزل ہی تغزل میں نصیحت ہوتی جاتی ہے

گلدستہ

خود پرستی:

ایک دانا شخص اپنے بیٹے کو کچھ سمجھانا چاہتا تھا، وہ اپنے بیٹے کو کھڑکی کے پاس لے گیا جو شیشے کی تھی اور پوچھا: ''بیٹا! تمہیں کیا نظر آیا؟''

وہ بولا! ''لوگ نظر آئے۔''

پھر وہ اسے آئینے کے سامنے لے گیا اور پوچھا:

''اب کیا نظر آیا؟''

وہ بولا: ''اپنا چہرہ۔''

اس کے باپ نے کہا: ''ہیں تو دونوں شیشے مگر ایک پر چاندی کا ملمع چڑھایا گیا ہے اس لئے اس میں تم کو اپنی شکل دکھائی دی۔ بیٹا! زندگی میں کبھی تم خود پر سونے چاندی کا ملمع نہ چڑھنے دینا تاکہ لوگ نظر آتے رہیں۔ صرف اپنی شکل دیکھنے سے انسان بے حس، مغرور اور بے ایمان ہوجاتا ہے اور اسے کسی کی فکر نہیں رہتی۔'' (سفینہ ارحم۔ کراچی)

پھولوں کی سیج:

ایک دفعہ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ (جو پہلے ایک بادشاہ تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کے بعد بہت بڑے ولی بن گئے) ان کے لئے پھولوں کی سیج بنائی گئی۔ نوکرانی نے سوچا چلو سیج تو بن گئی دیکھیں کیسی بنی ہے۔ وہ لیٹی اور اسے نیند آ گئی۔ بادشاہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے دیکھا تو ناراض ہوئے اور اسے مارا۔ پہلے تو وہ روئی اور پھر ہنسی۔ پوچھا کیوں روئی تھی اور کیوں ہنسی تھی؟ کہا کہ روئی اس لئے کہ مار پڑی تھی اور ہنسی یہ سوچ کر کہ میں تو تھوڑی دیر سوئی تو اتنی مار پڑی جو ہر روز سوتا ہے اسے کتنی مار پڑے گی؟ (رمیصاء کرن۔ کراچی)

☆☆☆

مدیرِ اعلیٰ : مفتی فیصل احمد
مدیر : انجینئر مولانا محمد افضل
''خواتین کا اسلام'' دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی فون: 021 36609983
خواتین کا اسلام انٹرنیٹ پر www.dailyislam.pk سالانہ زرتعاون اندرونِ ملک: 600 روپے، بیرونِ ملک: 3700 روپے

کیا خوب قسمت ہے!

امۃ الحی بنت نعیم

''ٹرن ٹرن......'' فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ ابا جان آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آئے، ریسیور اٹھایا پھر دوسری طرف سے ہونے والی بات کو سن کر صوفے پر بیٹھتے چلے گئے۔ میں جلدی سے آگے بڑھی۔

''ابا جان! کیا ہوا؟ خیریت تو ہے؟'' میں ان کے چہرے کے تاثرات سے پریشان ہوگئی تھی۔

''کک...... کچھ نہیں، تم حاشر کو جلدی سے بلاؤ۔''

میں نے جلدی سے ان کو فون پر ساری صورت حال بتادی۔ میرے بچے اسکول گئے ہوئے تھے، صرف دیورانی کے بچے تھے جن کی جمعہ کے دن چھٹی ہوتی تھی۔ ابا جان کی حالت بہت نازک ہورہی تھی، ہاتھ پیر کپکپا رہے تھے اور آنسو تیزی سے بہہ رہے تھے۔ اتنے میں صارم اور سفینہ کھیلتے ہوئے آگئے اور جیسے ہی صارم نے ابا جان کو دیکھا تو پریشان ہوگیا۔

''دادا جان...... دادا جان...... کیا ہوا آپ کو؟ تائی امی دادا جان کی طبیعت خراب ہورہی ہے۔ سفینہ تم جلدی سے پانی لاؤ۔''

وقار صاحب نے جب ان معصوم بچوں کو دیکھا تو ایک لمحے کو ان کا ضبط ٹوٹ گیا اور دل چاہا کہ زور زور سے روئیں لیکن پھر......

''نہیں نہیں مجھے صبر کرنا ہوگا ان معصوموں کی خاطر'' یہ سوچ کر انہوں نے اپنے آپ کو سنبھالا۔ صارم حیرت سے ان کے بدلتے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جب ان کی حالت کچھ بہتر دیکھی تو پوچھنے لگا۔ ''دادا جان! آپ پریشان ہیں؟''

''نن...... نہیں بیٹا! بات یہ ہے کہ میں نے ایک قصہ پڑھا تھا اس کی وجہ سے مجھے بہت شدید......'' یہ کہہ کر انہوں نے رونا شروع کردیا۔

''اوہ اچھا دادا جان میں سمجھ گیا تو آپ اللہ کے خوف سے رو رہے تھے نا......؟ دادا جان آپ کے یہ آنسو تو بہت قیمتی ہیں۔ پتا ہے مما ہم سے کہتی ہیں کہ جو بچہ اللہ سے ڈر کر روتا ہے تو وہ جہنم میں نہیں جاتا تو جب کوئی بڑا روئے گا وہ بھی نہیں جائے گا نا؟''

''ابا جان! آپ نے مجھے بلوایا؟''

''ہاں حاشر ادھر آؤ، صارم بیٹا جاؤ باہر جا کر کھیلو۔'' ابا جان نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، وہ بےفکر ہوکر چلا گیا۔

''کیا...... کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ اُن کی چیخ کی آواز سے میں بھاگتی ہوئی دروازے کے قریب آئی اور میں نے جو کچھ سنا، اس پر یقین نہ آیا۔ ابا جان بھرائی ہوئی آواز میں کہہ رہے تھے۔ ''ہاں بیٹا یہی سچ ہے، وہ دونوں ہم سے ہمیشہ کے لیے بچھڑ گئے۔''

میری آنکھیں بے اختیار بھیگ گئیں اور میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ عافیہ کی معصوم شکل میری آنکھوں کے سامنے آگئی، جسے میں نے کبھی جیٹھانی نہیں ہمیشہ اپنی بہن سمجھا اور کبھی کسی بات پر ہماری آپس میں تلخ کلامی نہیں ہوئی۔ اس اعتبار سے ہمارا گھرانہ مثالی تھا کہ ہمارے درمیان کبھی کوئی لڑائی جھگڑا نہ ہوا تھا، حالاں کہ دونوں بھائیوں کے ماحول میں بہت فرق تھا۔ حازم بہت متقی پرہیزگار انسان تھے اور ان کی طرح ان کی بیوی بھی نیک عالمہ حافظہ تھیں اور حاشر اور میں بس نماز روزے کی حد تک ہی تھے۔

وہ دونوں اللہ کے راستے میں جارہے تھے کہ ان کی گاڑی ٹرک سے ٹکرا گئی اور تقدیر تدبیر پر سبقت لے گئی۔ آہستہ آہستہ سب لوگ گھر میں جمع ہونے لگے، پھر ایک ساتھ دو میتیں لاکر رکھی گئیں۔ بچے جو کچھ نہ بتانے پر بھی سب سمجھ گئے تھے، سب سے آگے تھے اور چھوٹی سفینہ ماما...... ماما کہتی ہوئی عافیہ سے لپٹ گئی۔ اس منظر سے سب لوگوں کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ صائم جلدی سے آگے بڑھا۔

''سفینہ تمہیں پتا ہے نا ماما ہمیں صبح مدرسہ بھیجتے وقت کہتی تھیں جو بچہ علم سیکھنے جاتا ہے، اگر راستے میں اس کا انتقال ہوجائے تو وہ شہید ہوجاتا ہے اور شہید تو ہمیشہ زندہ رہتا ہے، اس کی قبر جنت بن جاتی ہے۔''

پھر اس کی آواز بند ہوگئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ تینوں بچے اپنے والدین کی جدائی پر بغیر آواز کے آنسو بہا رہے تھے، ان کی معصوم سسکیوں نے شاید فرشتوں کو بھی رلا دیا ہوگا لیکن اس حکیم ذات کی حکمتوں کا سمجھنا ہمارے بس میں کہاں؟ پھر وقت کے ساتھ ساتھ سب معمول پر آگئے۔ ابا جان نے تینوں کو اپنے پاس ہی رکھا تھا۔ ویسے بچے بہت خاموش ہوگئے تھے، بس اپنے امی ابو کی باتیں کرتے تھے۔ میں زبردستی ان کو ہنساتی اور ان کے ساتھ کھیلا کرتی اور میں نے ان لوگوں کی جگہ اپنے بچوں کے کمرے میں ہی بنادی تھی۔ ایک دن رات کو ساڑھے چار بجے کے قریب اچانک میری آنکھ کھلی تو مجھے ہلکی ہلکی سسکیوں کی آواز سنائی دی، میں جلدی سے اٹھی اور جب کمرے کی کھڑکی سے جھانکا تو دیکھا کہ صائم جائے نماز پر بیٹھا دعا مانگ رہا تھا۔

''اے اللہ...... میرے امی ابو بہت اچھے تھے، اللہ تو جنت میں ان کو سب سے اچھی جگہ دینا۔''

سسکیوں کی وجہ سے اس کی آواز بھی صحیح سمجھ نہیں آرہی تھی۔ اس کی معصوم دعا پر بے اختیار میرے آنسو نکل گئے اور مجھے ان دونوں میاں بیوی کی قسمت پر رشک آنے لگا اور ساتھ ہی اپنی بدقسمتی پر افسوس کہ ایک طرف یہ بچے اتنے نیک کہ ایک بارہ سالہ بچہ راتوں کو اٹھ کر اللہ کے حضور میں گڑگڑا کر اپنے والدین کے لیے دعائے مغفرت کرے اور دوسری طرف میرے بچے جو دن بھر میں کوئی نماز نہیں پڑھتے، سارا سارا دن ٹی وی اور دوسری فضولیات میں گزار دیتے ہیں، ایسے بچے اپنے والدین کے لیے کیا مانگیں گے؟

یہ سب میری کمی تھی کہ میں نے اچھی تعلیم کی فکر تو کی، لیکن اچھی تربیت نہیں دی، جبکہ عافیہ ہر وقت بچوں کی ذہن سازی کرتی رہتی تھی اور ہر دنیاوی بات کا رخ اچھے انداز سے دین کی طرف پھیر دیتی تھی اور اس کی یہی کوشش اور تربیت آج اس کے لیے مستقل صدقہ جاریہ بن گئی تھی۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کا مفہوم ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا ثواب ختم ہوجاتا ہے مگر تین چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ، دوسرا وہ علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے، تیسرے وہ صالح اولاد جو اس کے لیے مرنے کے بعد دعا کرتی رہے۔

نکاح کے بغیر شادی

فوزیہ طاہر۔ لاہور

کئی سال پہلے کی بات ہے کہ لاہور میں ایک عجیب شادی ہوئی۔ لڑکی کا باپ ایک معروف بزنس مین تھا۔ اس نے سال پہلے سے اس شادی کی پلاننگ شروع کردی، نیا بنگلہ لیا گیا، جو چیزیں خریدنی تھیں، ان کی مکمل لسٹ بنالی، جہیز کے لیے ایک سے ایک بڑھیا چیز خریدی گئی۔ پھر شادی کی تاریخ اور تمام ضروری امور طے کیے گئے۔ بارات فائیو اسٹار میں ہوٹل میں آئے گی، بارات کو کھانا ہوٹل میں دیا جائے گا۔ خصوصی طور پر بہترین دعوتی کارڈ تیار کیے گئے۔ لڑکی کے باپ نے کہا کہ میں بارات کے ساتھ آنے والے ہر بندے کو ہزار روپے کا ہار پہناؤں گا، چناں چہ دولہا کے ساتھ بارات میں جتنے بندے گئے، ان سب کے گلے میں اس نے ایک ایک ہزار روپے کا ہار ڈالا، معلوم نہیں کہ پھر دولہے کو کیا کیا دیا گیا ہوگا؟ اس نے باراتیوں کو کھانا بھی ایسا کھلایا کہ کوئی حد ہی نہ تھی۔ بالآخر دلہن کی رخصتی ہوگئی۔ جب رخصتی کو آدھا گھنٹہ گزر گیا تو کسی عورت نے اس لڑکی کی ماں سے پوچھا: ''دلہن کا مہر کتنا مقرر ہوا ہے؟''

اس نے کہا، مجھے تو نہیں پتا، میں اپنے میاں سے پوچھتی ہوں۔ اس نے اپنے میاں کو فون کر کے پوچھا کہ حق مہر کتنا مقرر کیا ہے؟ اس نے جواب میں کہا کہ او ہو! نکاح تو کیا ہی نہیں۔ اللہ کی پناہ صاحب نے کروڑوں خرچ کیے مگر بغیر نکاح کے بیٹی کو اپنے گھر سے رخصت کردیا۔

پھر انہوں نے بارات والوں کو فون کیا کہ تم جہاں تک پہنچے ہو وہیں راستے میں رک جاؤ۔ اب بارات راستے میں رک گئی اور یہ صاحب جلدی سے نکاح خواں کو لیے وہاں پہنچے اور سڑک پر کھڑے کھڑے نکاح کردیا...... اللہ معاف کرے، یہ تو حال ہے کہ سارا سال پلاننگ ہوتی رہی، لسٹیں بنتی رہیں اور بالآخر بیٹی رخصت بھی ہوگئی لیکن ان کے کاغذوں میں یہ بات ہی نہیں تھی کہ نکاح بھی کرنا ہے کہ نہیں؟

قضائے حاجت کے آداب

اہلیہ ابوبکر غازی

قضائے حاجت انسان کی بشری ضرورت ہے۔ دین نے ہمیں اس حاجت کے پورا کرنے کے بھی آداب سکھائے ہیں۔ اور چونکہ تکمیل عبادات کے لیے طہارت کاملہ ضروری ہے، اس لیے خواتین کو چاہیے کہ خود بھی ان آداب کو سیکھیں اور بچوں کو بچپن ہی سے یہ آداب سکھائیں۔

مفصل طریقہ:

بچوں کو بتائیں کہ جب انہیں ضرورت محسوس ہو، فوراً بیت الخلا جائیں۔ اکثر بچے کھیل میں مگن حاجت روکتے رہتے ہیں، اور پھر شدید تقاضا ہو تو بھاگتے ہیں، ایسے میں عموماً وہ گندگی پھیلا دیتے ہیں، اور یہ عادت صحت کے لیے بھی بہت بری ہے۔ بیت الخلا جانے سے پہلے اچھی طرح دیکھ لیں کہ ساتھ کوئی ایسی چیز (مثلاً: انگوٹھی، لاکٹ یا کاغذ وغیرہ) جس پر اللہ کا نام (یا قرآن پاک کی آیت وغیرہ لکھی ہوئی) تو نہیں، اگر ہے تو اتار دیں اور ننگے سر بھی نہ جائیں، بلکہ سر ڈھانپ کر جائیں۔ بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔ جب دروازے کے پاس پہنچ جائیں تو بیت الخلا میں داخل ہونے والی دعا پڑھنے سے قبل ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھیں، پھر دعائے ماثورہ:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ'' پڑھیے،

پھر بایاں پاؤں اندر رکھ کے اندر داخل ہو۔ قضائے حاجت کے بیٹھنے کے لیے اس وقت اپنا ستر کھولنا چاہیے جب زمین کے قریب ہو جائیں، اور اس طرح بیٹھنا چاہیے کہ بدن کا زیادہ وزن بائیں پاؤں پر زیادہ ہو۔ اس حالت میں اخروی امور (مثلاً: علم دین، فقہ وغیرہ) کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے۔ کوئی شخص سلام کرے تو اسے جواب نہ دیجیے، مؤذن کی آواز کانوں میں پڑے تو اس کا جواب نہ دیں، اس حالت میں چھینک آئے تو زبان سے ''الحمد للہ'' نہ کہیں، بلکہ دل میں ہی اللہ کی تعریف کرے، یعنی الحمد للہ کہیں۔ اعضائے مستورہ کی طرف نظر نہ کرنی چاہیے۔ فضلے کی طرف بھی نہ دیکھنا چاہیے، نہ اس میں تھوکنا چاہیے۔ بہت زیادہ دیر تک وہاں ہی نہ بیٹھا رہنا چاہیے جیسا کہ اکثر بچوں کی عادت ہوتی ہے۔ بچوں کو خصوصی طور پر استنجا کرنا سکھانا چاہیے اور یہ بھی کہ فارغ ہونے کے بعد اچھی طرح فلش کیسے کرتے ہیں۔ سیدھا کھڑے ہونے سے پہلے پہلے اپنے ستر کو چھپالینا چاہیے۔ باہر نکلنے کے لیے دایاں پاؤں بیت الخلا سے باہر نکال کے قضائے حاجت کے بعد کی دعا:

''غُفْرَانَکَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَذْھَبَ عَنِّی الاَذٰی وَعَافَانِی'' پڑھیں۔

پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط:

جیسا کہ پہلے عرض کیا کہ تکمیلِ عبادات کے لیے چوں کہ طہارتِ کاملہ ضروری ہے، اس لیے قضائے حاجت سے فراغت پر استنجا کرتے وقت مبالغے کی حد تک اپنے آپ کو پیشاب کے قطروں اور ناپاکی سے بچانا ضروری ہے، بالخصوص موجودہ دور میں، جب کہ پختہ بیت الخلا فلش سسٹم اور پانی کے ساتھ استنجا کرنے کا معمول عام ہو چکا ہے، احتیاط لازم ہے۔

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ گھروں میں بیت الخلا اور غسل خانہ اکٹھا ہوتا ہے اور کپڑے وغیرہ دھونے کے لیے بہنیں واشنگ مشین بھی اسی جگہ لگا دیتی ہیں تو اس صورتِ حال میں فلش کے علاوہ والی جگہ کا پاک رہنا بھی نہایت ضروری ہے۔ اس کے لیے بچوں کو بھی اس بات کا پابند کیا جائے اور بڑے بھی اس کا اہتمام کریں کہ بیت الخلا میں فلش کے علاوہ والے حصے میں پیشاب کے چھینٹے نہ گریں اور وہ جگہ پاک رہے، ورنہ خدشہ ہے کہ ایک جگہ کی ناپاکی کی وجہ سے دوسری بہت ساری چیزیں ناپاک نہ ہو جائیں۔

مٹی کی تھیلی

آمنہ خورشید

''امی جی! پتہ نہیں کون ہو سکتا ہے؟ کون کر سکتا ہے یہ جادو ٹونا؟ میں تو سوچ سوچ کے تھک گئی ہوں۔''

ثانیہ امی جان کو فون پر بتا رہی تھی۔ اصل میں ہوا یہ تھا کہ آج صبح وہ جب صفائی کرنے لگی تو بستر کے پیچھے کی جانب اسے ایک سیاہ تھیلی نظر آئی۔ ثانیہ نے حیرت سے اسے اٹھایا اور ڈرتے ڈرتے کھولا تو اس میں عجیب سی ریت اور چھوٹے چھوٹے کنکر برآمد ہوئے۔

''یہ کیا!؟'' اس کے منہ سے نکلا اور ذہن میں طرح طرح کے خیال آنے لگے۔

ابھی پچھلے ہی دنوں اس کی ساس اور دو نندیں اس کے گھر کچھ دن رہ کر گئی تھیں۔ پہلا خیال تو سیدھا انہی کی طرف گیا۔

''ہو نہ ہو! یہ انہی کی کارستانی ہے۔ دیکھو ذرا! میں نے کتنے جی جان سے خدمت کی اور صلہ کیا دیا کہ میرے ہی بستر کے نیچے جادو والی ریت رکھ گئیں!'' ثانیہ کا دل اتنا برا ہو رہا تھا کہ بس۔ کبھی خیال نئی پڑوسن کی طرف چلا جاتا۔ ''کیا پتہ اسی نے کوئی چکر چلایا ہو؟ بار بار میری پرسکون زندگی پر رشک کر رہی تھی، سوال پہ سوال کیے جا رہی تھی، ہو سکتا ہے جب میں کچن میں گئی ہوں تو......'' پھر سوچتی۔ ''یہ بھی تو ہو سکتا ہے میری دیورانی سلمٰی نے یہ تھیلی یہاں ڈال دی ہو۔ ہاں! ہاں اس دن میرے نئے سوٹ پر جل ہی تو گئی تھی، آج کل، اف! کیسے لوگ ہیں، کسی کو اچھا کھاتے پہنتے نہیں دیکھ سکتے، کبھی سلمہ کے خلاف ایک بات نہیں سوچی لیکن وہ......توبہ توبہ!''

شام کو جب میاں جی گھر آئے تو ثانیہ نے نہایت احتیاط سے رکھی گئی وہ سیاہ تھیلی ان کے سامنے کر دی۔ ''یہ دیکھیں! کسی نے ہم پر جادو کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ مجھے بستر کے نیچے سے ملی ہے۔''

اختر پہلے تو حیران ہو کر دیکھنے لگا پھر سر جھٹک کر بولا۔ ''ارے تمہارا وہم ہوگا۔ کوئی بھلا ایسا کیوں کرے گا، چھوڑو اس کو، پھینک دو کہیں، اور ہاں آج کھانے میں کیا بنایا ہے؟''

''سبزی گوشت!'' ثانیہ نے جواب تو دے دیا لیکن کچھ اداس سی ہو گئی۔

''لو جی! بات ہی ختم! انہوں نے غور سے دیکھا تک نہیں، کتنے ڈراؤنے سے پتھر ہیں اور کالی سی ریت......لیکن یہ ہو کون سکتا ہے آخر؟'' کھانا لگاتے ہوئے ثانیہ کی سوچ پھر وہیں اٹک کے رہ گئی۔

رات کو جب اختر عشاء پڑھنے نکلا تو ثانیہ نے فوراً امی جان کو کال ملائی۔ ''امی جی! انہوں نے تو بالکل ٹال ہی دیا اور مجھے بالکل سمجھ میں نہیں آ رہا یہ کون ہو سکتا ہے ہم پہ اس طرح جادو کرانے والا؟''

''ارے بٹیا! ہو گا کون؟ وہی تیرے سسرالی رشتہ دار جو ہر وقت جلتے رہتے ہیں تجھ سے! اور وہ تیری نند پتہ ہے اس دن کیا کہہ رہی تھی؟ یہ کہ......''

اور کال بند کرنے تک ثانیہ بیگم کی بدگمانی یقین کی حد تک پہنچ چکی تھی۔

دوسرے دن دوپہر جب ثانیہ کا اکلوتا بیٹا فراز سکول سے آیا تو سیاہ تھیلی جو ثانیہ نے گیلری میں رکھ دی تھی تاکہ کسی بابے کو جا کر دکھائے، اٹھا کر کمرے میں لے آیا۔

''امی جان! آپ کو پتہ ہے یہ کیا ہے؟''

''ارے بیٹا! تم نے اسے ہاتھ کیوں لگا دیا...... یہ...... یہ بہت خطرناک چیز ہے۔'' ثانیہ نے گھبرا کر اس کے ہاتھ سے تھیلی جھپٹی۔

''ارے نہیں امی! یہ...... یہ تو میں نے مریم کے پلاسٹک والچو کر کو کاٹ کر یہ تھیلی نکالی تھی......مگر آپ مجھے مارنا نہیں......وہ تو ویسے ہی پھٹ رہی تھی۔''

اگلے ہی پل ثانیہ کو سب سمجھ آ گیا۔ چھوٹی مریم کا قد آور پلاسٹک کا ہوا بھرا کھلونا تھا، جس میں توازن قائم رکھنے کے لیے یہ تھیلی ڈالی گئی ہوگی۔ ثانیہ بیگم کا دل چاہا وہ اپنی بدگمانیوں اور حماقت پر اپنے آپ کو 'دنیا کی بے وقوف ترین عورت' کا لقب دے ہی ڈالے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں۔'' (صحیح بخاری)

اسماء صحابہ وصحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین

اپنے بچوں کے نام صحابہ وصحابیات کے خوبصورت ناموں پر رکھیے

بچوں کے نام:

اَنَس	محب، غم خوار
اَحْوَص	محتاط، رفوگر
اَخْرَم	بہت بے باک

بچیوں کے نام:

اُمَیْمَہ	ہدایت دینے والی، رہبر، وارادہ
اُمَامَہ	نیک سیرت، رہنما
اُکَیْمَہ	اونچی، بلند

طب یونانی، طب ہندی، طب نبوی اور قانون مفرد اعضاء کے ماہر

استاذ الحکماء حکیم محمود الحسن توحیدی

مطب

جس مطب کا افتتاح تقریباً 15 سال قبل

حضرت سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ

نے اپنے دست مبارک سے فرمایا

حکیم محمود الحسن توحیدی علماء و مشائخ امراء و وزراء اور

داعی و مبلغ اسلام مولانا طارق جمیل صاحب

کے بھی معالج خاص ہیں

حکیم محمود الحسن توحیدی

دکھی مریضوں کی خدمت اس جذبہ سے کرتے ہیں کہ اللہ پاک ہمیں اپنے بندوں کی ہدایت اور شفا کا ذریعہ بنا دے (آمین)

جو جانتے ہیں یقیناً وہ سب مانتے ہیں

خواتین و حضرات اور بچوں کے تقریباً تمام امراض کا علاج انتہائی توجہ سے کرتے ہیں

آپ بھی آزمائیں آپ بھی مان جائیں گے ان شاء اللہ

فون پر مشورہ کر کے ادویات بذریعہ ڈاک بھی منگوا سکتے ہیں

تمام مریضوں کا معائنہ اور مشورہ مفت

غریب اور مستحق مریضوں کو دوا مفت دی جاتی ہے

بروز اتوار مطب بند رہتا ہے

ملاقات سے پہلے فون پر وقت ضرور لیں

0322-4719084 0300-4679784

متصل عسکری بنک چوک ناخدا وسن پورہ شاد باغ روڈ لاہور

درد کا درماں

ریحانہ تبسم فاضلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

❖ باجی! میں درد کا درماں سب بہنوں کی طرح بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔ میں بھی ایک مسئلہ لے کر حاضر ہوئی ہوں۔ میری عمر 30 سال ہے اور میں شادی شدہ اور تین بچوں کی ماں ہوں۔ باجی میں شادی سے پہلے بہت عبادت گزار تھی۔ نماز، نوافل اور قرآن کی تلاوت کرتی تھی، دینی کتب بھی پڑھتی تھی اور ہر برائی سے بچنے کی کوشش کرتی تھی مگر اب کسی چیز میں دل نہیں لگتا۔ نہ دینی کاموں میں اور نہ گھر کے کاموں میں اور نہ ہی بچوں پر توجہ دیتی ہوں۔ کچھ کرنے کو دل نہیں کرتا، شوہر کو بھی وقت نہیں دے پاتی جس سے وہ ناراض ہوجاتے ہیں۔ سمجھ نہیں آتا مجھے کیا ہوگیا ہے؟ شادی سے پہلے تو میں نے شرعی پردہ بھی شروع کردیا تھا مگر قسمت میں نہیں تھا، لاپروائی سے چھوٹ گیا۔ دین کی طرف جانا چاہتی ہوں مگر جا نہیں سکتی۔ میرے شوہر بہت دین دار ہیں، ہر برائی سے بچتے ہیں اور مجھے بھی تلقین کرتے ہیں، مگر میں ضد میں آکر جس سے مجھے روکا ہوتا ہے، اسے ضرور کرتی ہوں۔ بعد میں مجھے احساس ہوتا ہے۔ باجی میری مدد کریں، مجھے کوئی اچھا سا مشورہ دیں جس سے میں اپنی اصلاح کرسکوں۔ (ام جواد۔ پشاور)

ج: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بی بی ام جواد! سب سے پہلے اپنے مزاج کو ٹھنڈا کریں۔ ضد کرنے کی عادت ٹھیک نہیں ہے، یہ شیطان کا حربہ ہے۔ آپ کو اپنی غلطیوں کا اعتراف ہے، یہ اچھی بات ہے۔ زوال کے وقت اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور کم ازکم پانچ منٹ تک یـاقـدوس کا ورد کریں، پھر انتہائی عاجزی اور انکساری سے رو، رو کر اللہ تعالیٰ سے اپنی اصلاح کی دعا کریں۔ روزانہ ایک تسبیح آیت کریمہ کی پڑھ کر دعا کریں، اول وآخر ایک مرتبہ درود ابراہیمی۔ مزاج کی درستگی کلمہ طیبہ کے ورد اور درود ابراہیمی پڑھنے سے ہوتی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ آپ کے شوہر دین دار ہیں۔ ان کی قدر کریں اور ان کا کہنا مانیں۔ آپ نے جو لکھا یہ ضد نہیں ہے، بزرگ اس کو خودسری کہتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک بیماری ہے، جس کا انتہائی موثر علاج اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ اس اطاعت پر مضبوطی سے جم گئیں تو تمہاری دنیا اور دین دونوں سنور جائیں گے۔

❖ میں نے پہلی دفعہ درد کا درماں پڑھا مجھے بہت اچھا لگا۔ باجی مجھے بھی ایک مسئلہ درپیش ہے، از راہ کرم مجھے اچھا سا مشورہ دیں۔ تقریباً پانچ سال سے میرے پتے میں پتھریاں ہیں۔ ڈاکٹرز آپریشن بتاتے ہیں لیکن میں آپریشن نہیں کروانا چاہتی۔ آپ مجھے مشورہ دیں، میں کیا کروں؟ مجھے پتے میں پتھریوں کے حوالے سے کوئی خاص وظیفہ یا دعا بتائیں۔ (ام محمد۔ کراچی)

ج: بی بی ام محمد صاحبہ! میں آپ کو حکیم صادق حسین احمد اللہ کا ایک آسان سا نسخہ وضاحت سے تحریر کرتی ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے گا۔ صبح نہار منہ اور رات کو سوتے وقت ایک چھوٹا چمچ زیتون کا تیل پی لیں۔ یہ بہت پابندی سے پینا ہے۔ ساتھ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہیں۔ سورۃ الانشقاق کی ابتدائی چار آیتیں صبح وشام پتے پر ہاتھ پھیر کر پڑھیں۔ اول وآخر ایک مرتبہ درود ابراہیمی 7 مرتبہ مندرجہ بالا نمبر کی آیات پڑھیں۔ اللہ پر بھروسا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اس نسخہ سے میری والدہ کو شفا عطا فرمائی، یہ آزمودہ نسخہ ہے۔ ان شاء اللہ آپریشن نہیں ہوگا۔

صرف جواب:

بی بی سیدہ! 'خواتین کا اسلام' کی انتظامیہ اور میری طرف سے جزاک اللہ۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر وشکر میں دل سے لگ جائیں، تمام پریشانیاں ختم ہوجائیں گی۔ صبح وشام ایک مرتبہ منزل پڑھیں۔ بی بی آج کل ہر جوان، بچہ اور بوڑھا بیمار ہے لیکن جو اللہ کے ذکر میں لگے رہتے ہیں، ان کی روحانی جسمانی بیماریاں اللہ کے ذکر کی برکت سے دور ہوجاتی ہیں۔ اللہ کی ناراضگی دور کرنی ہے تو استغفار کی کثرت کرو، اللہ کی رحمت آپ کے گھر پر اترنے لگے گی۔ والدہ کو ابلی ہوئی غذا کھلائیں۔ رات کو کھانے کے بعد کم ازکم آدھے گھنٹے چہل قدمی ضرور کریں۔ فشار خون کے سد باب کے سلسلے میں دیسی نسخے پہلے لکھ چکی ہوں۔ اچھے ڈاکٹر کو دکھا کر دوا بھی لکھوائیں۔ اللہ سے دعا مانگ کر دوا کھائیں۔ پانی زیادہ پیا کریں۔ مرغن کھانوں سے پرہیز کریں۔ سورۃ المومنون کی آخری تین آیات صبح وشام تین مرتبہ، اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائیں۔ ساری بیماریاں اللہ کے کرم سے ٹھیک ہوجائیں گی۔ والد صاحب سے کہیں کہ ہر نماز کے بعد سورۃ القریش 7 مرتبہ، ایک مرتبہ درود ابراہیمی پابندی سے پڑھیں (والد صاحب خود پڑھیں)۔ کام بہت عمدگی سے چلے گا۔ والد صاحب سے کہو، چچا بھی کام کریں، مل کر کام کرنے سے برکت ہوتی ہے۔ مہمان کی تواضع حضور اقدس ﷺ کی سنت کے مطابق کریں، یعنی جو بسہولت دستیاب ہے وہی دستر خوان پر رکھیں۔ تمام گھر والے نماز اور قرآن کی پابندی کریں۔ اگر تمام گھر والے بھی سورۃ القریش پڑھ لیں تو اور زیادہ بہتر ہے، یقین کامل بنالیں، شکر گزاری زیادہ کریں، اللہ مدد فرمائے گا۔

مایوھم بشکل سیرپ۔ چائے

تیزی سے بلڈ پریشر، کولسٹرول، LDL، موٹاپا کنٹرول کرنے میں معاون انجائنا کے درد میں افاقہ، دل کے کمزور عضلات کو مضبوط کرنے، پھیپھڑوں کے انفیکشن، جمے بلغم کو نکالنے اور سانس لینے میں سہولت کے لئے انتہائی مفید، جدید سائنس کی تحقیقات سے ثابت شدہ

مزید تفصیلات کیلئے Www.terminaliaarjuna.com

ملنے کے پتے:

مدینہ جڑی بوٹی اسٹور، مدینہ مارکیٹ ملیر 15، کراچی
السعید میڈیکل اسٹور جامعہ ملیہ روڈ شاہ باغ ہاؤسنگ پراجیکٹ انوار العلوم کراچی
گذلک ٹریڈرز، موتی مسجد ڈینسو ہال ایم اے جناح روڈ کراچی 021-32637515
نیشنل کیمسٹ، دہلی کالونی، کراچی 021-35869950
شمس ٹریڈرز، رحیم بخش مارکیٹ ملیر 15، کراچی، 0321-3970886
ایس عطا اینڈ سنز، موتی مسجد ڈینسو ہال ایم اے جناح روڈ کراچی
مورود میڈیکوز بالمقابل نیشنل اسٹیڈیم، کراچی 021-34933664
دار الشفا ٹریڈرز مدنی مسجد ڈینسو ہال کراچی
اے۔ ڈی۔ ایم اسٹور بالمقابل جناح ہسپتال کراچی 0333-2141800
رائل میڈیکوز، کارساز روڈ بالمقابل پی این ایس کارساز، کراچی
نسیم پنسار، اولڈ مظفر آباد کالونی روڈ نمبر 2 شاہی مسجد لانڈھی، کراچی
پاک طبی دواخانہ، نزد مچھلی فروش گلبہار، نیا گولیمار، کراچی

ڈسٹری بیوٹر درکار ہیں 0333-2462696 عمران صاحب

جذبہ وہ

بینا رانی

ہم بچپن سے ہی خدا ترس واقع ہوئے ہیں۔ یا یوں کہہ لیں کہ خدا ترسی کا جذبہ ہمیں ورثہ میں ملا ہے، بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب رہے گا کہ خدا ترسی کا اور ہمارا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ آج ہم اپنے اسی جذبے کے تحت وجود میں آنے والا ایک قصہ سپردِ قرطاس کرتے ہیں:

''آج ٹیچر کی اپنے میاں سے لڑائی ہو گئی ہے۔''

''ہائیں! یا اللہ خیر'' اپنی کلاس کی ایک طالبہ کی اطلاع پر ہماری روح تک کانپ اٹھی۔ دراصل جس دن ہماری مس صاحبہ کی اپنے سرتاج سے لڑائی ہو جاتی تھی، اسی دن ساری کلاس کی خیر نہیں ہوتی تھی، ذرا سی بات پر کسی کو بھی روئی کی طرح دُھن دیا جاتا تھا (چونکہ ہم نے ہمیشہ گھر میں یہی سنا تھا کہ ماسٹر صاحب جب اپنی بیگم سے لڑ کر آئیں تو کلاس کی خیر نہیں ہوتی، اسی وجہ سے ہم نے اپنی استانی صاحبہ کے بارے میں سوچ لیا تھا کہ وہ جب غصے میں ہوتی ہیں تو ضرور میاں جی سے لڑ کر آتی ہیں)۔

''تاخیر سے آنے والی طالبات اپنی اپنی سیٹ پر کھڑی ہو جائیں۔'' اسمبلی سے واپس آتے ہی اپنی استانی کی غصہ میں ڈوبی ہوئی آواز نے ہمارے وجود کو لرزا دیا تھا۔ اس لیے کہ آج زندگی میں پہلی بار ہم بھی لیٹ ہو گئے تھے۔ کلاس کی دوسری طالبات کے ساتھ ہم بھی زمین پر نظریں گاڑے اپنی سیٹ پر کھڑے ہو گئے ۔ واہ ری قسمت روزانہ ہی کئی طالبات لیٹ ہو جاتی تھیں مگر استانی ہفتے دو ہفتے میں کبھی ایک دن ڈانٹ دیا کرتی تھیں، مگر آج تو ان کی آنکھوں میں خون اُترا ہوا تھا۔ ان کے لہجے میں کسی قسم کی رعایت کی گنجائش نظر نہیں آ رہی تھی۔

چٹاخ ...... چٹاخ ...... ہر طالبہ کے چہرے پر لگنے والا تھپڑ ہمیں اپنے گال پر لگتے محسوس ہو رہا تھا۔

''ہونہہ اسکول نہ ہوا، خالہ جی کا گھر ہو گیا، جب جی چاہا منہ اٹھا کر چلے آئے، میٹرک کی طالبات ہو، کوئی نرسری کی نہیں، دس سالوں میں وقت کی پابندی ہی نہ سیکھی تو پھر کیا سیکھا؟؟'' چٹاخ چٹاخ کے ساتھ یہ آوازیں بھی ہمارے کانوں سے ٹکرا رہی تھیں۔

''ارے جلدی سے کوئی بہانہ تراشو، کیا آرام سے بیٹھی منہ تک رہی ہو؟'' ہم نے اپنے اردگرد بیٹھی کلاس فیلوز کو گھورا۔ یہ کہنا تھا کہ ہم پر بہانوں کی بارش کر دی گئی۔ اتنے بہانے بلکہ اتنی قسم کے بہانے کہ ہم چکرا کر رہ گئے۔

''بہانوں کو چھوڑو اور حقیقت بتا کر گناہ سے بچو۔'' ایک طالبہ جو راستے میں ہمارے ساتھ ہی تھی، نے کہا تو ہمیں اس کی بات میں وزن محسوس ہوا بلکہ اس کی بات ہمیں اڑھائی من کی محسوس ہوئی اور ہم نے اسے 'قابلِ پیش' بہانہ قرار دے کر حسرت سے اپنے دوپٹے کو دیکھا۔ ارے بھئی نہیں سمجھے ناں...... خیر ہم سمجھا دیتے ہیں...... دراصل ہم بزعم خود بڑے صفائی پسند ہیں۔ صاف ستھرا رہنے میں اسکول میں ہماری مثال دی جاتی تھی۔ ہمارے جوتے ایسے پالش ہوتے تھے کہ سب رشک کرتے۔ ہماری ٹیچرز اکثر کہا کرتی تھیں: ''تم موچی سے پالش کراتی ہوں ناں۔''

''جی نہیں ہم تو خود کرتے ہیں۔'' ہم اکثر ہی یقین دلاتے رہتے۔ خیر تو بات ہو رہی تھی ہمارے دوپٹے کی، جی تو دوپٹہ کو ہم نے حسرت سے اس لیے دیکھا تھا کہ تھپڑ لگتے ہی ہماری آنکھوں سے آنسوؤں کا جو سیل رواں جاری ہونا تھا، اس کو اپنے اندر سمونے کے لیے دوپٹے نے ہی خراب ہونا تھا۔

''چٹاخ ...... چٹاخ......'' تھپڑوں کی آواز اور استانی کے قدم قریب سے قریب آتے جا رہے تھے۔

''الٰہی خیر...... جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو، کاش ہم ان سب کے لیے کچھ کر سکتے، کاش ہم انہیں بچا سکتے؟'' ہم یہ ورد کرتے ہوئے حسرت سے سوچ رہے تھے۔ ہمارا جذبۂ خدا ترسی پھڑک پھڑک جا رہا تھا۔ ادھر ذہن میں آندھیوں کے جھکڑ کے جھکڑ چل رہے تھے۔

''اف آج سارے لاڈ پیار، سارے نخرے نکل جائیں گے، سارے بھرم ٹوٹ جائیں گے، سب عزت کے جھنڈے اُکھڑ جائیں گے۔'' ہم خود سے کہہ رہے تھے۔ استانی کا غصہ ہنوز عروج پر تھا۔

''چٹاخ...... چٹاخ......''

''اُف اتنی سردی اور صبح ہی صبح کا وقت، کتنی زور سے لگتا ہوگا تھپڑ...... اور یہ استانی جی کا ہاتھ کیا فولاد کا بنا ہوا ہے جو اتنی ساری بچیوں کا چہرہ گلابی کر کے بھی تھکتا ہی نہیں؟'' ہم سوچ رہے تھے، دو قطاریں ختم ہو چکی تھیں۔ اب تیسری اور آخری قطار میں موجود تاخیر سے آنے والی لڑکیوں کی باری تھی جس کے دوسرے نمبر پر ہماری ذات شریف تھر تھر کانپ رہی تھی۔

''چٹاخ......'' پہلی طالبہ کے چہرے پر لگنے والا تھپڑ ہمارے لرزتے وجود میں مزید لرزہ طاری کرنے کے لیے کافی تھا۔ ہم نے فوراً الفاظ کو دل ہی دل میں دہرایا۔

''ہاں بنو تم کیوں لیٹ ہوئیں؟'' استانی صاحبہ غصے سے لال پیلی ہو رہی تھیں۔

''جج جی...... وہ ہم تو وقت سے کافی پہلے گھر سے نکلے تھے...... مم...... مگر اسکول سے کچھ فاصلے پر 'کھوتا ریڑھیوں' کا ایک دم رش ہو گیا تھا...... جج...... جس کی وجہ سے راستہ بند ہو گیا اور ہمیں کھڑے ہو کر انتظار کرنا پڑا تھا...... جس کی وجہ سے ہم لیٹ ہو گئے۔'' یہ کہہ کر ہم نے ایک دم آنکھیں بند کر لیں اور ایک زناٹے دار تھپڑ کھانے کے لیے تیار ہو گئے۔

ارے...... مگر یہ کیا، آنکھیں بند کرتے ہی ہمیں اپنی استانی محترمہ کا فلک شگاف قہقہہ فضا میں بلند ہوتا سنائی دیا۔ ہم نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں مگر معاملہ اب بھی جان نہ سکے۔ آخر استانی صاحبہ نے اپنا چہرہ مبارک مسکراتے ہوئے ہمارے قریب کیا اور انتہائی آہستگی سے گویا ہوئیں۔

''یہ کھوتا ریڑھی کیا چیز ہوتی ہے بھلا؟'' اب تو ہم بھی اپنی مسکراہٹ کو نہ چھپا سکے۔ دراصل ہماری کلاس فیلو نے ہمیں اپنی زبان میں جیسے بتایا تھا، ہم نے انہیں الفاظ میں عرض کر دیا تھا۔

''جج...... جی...... وہ گدھا گاڑی۔'' ہم نے کہا تو استانی صاحبہ نے ایک بار پھر بھرپور انداز میں مسکرا کر ہماری طرف دیکھا اور بولیں:

''اب تو سارا ہی غصہ رفو چکر ہو گیا، لو بھئی یہ باقی پوری قطار ہی بچ گئی۔''

یہ فرما کر استانی صاحبہ مسکراتے ہوئے اپنی کرسی پر بیٹھ گئیں اور بچنے والی پوری قطار ہمیں دعائیں دینے لگی جن کے لیے ہم رحمت کا فرشتہ ثابت ہو گئے تھے۔ آپ نے دیکھا ہمارا جذبہ وہ...... بس جی کبھی غرور نہیں کیا ہم نے!!

حریص

آمنہ شکیل۔ حیدرآباد

جویریہ کالج کے دروازے پر کھڑی بہت دیر سے اپنی وین کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ چلچلاتی دھوپ میں اس نے ایک بار پھر سنسان سڑک پر دور تک نگاہ دوڑائی مگر وین کا کچھ پتا نہ تھا۔

"کیا مصیبت ہے؟" اس نے ناک پر سے پھسلتی ہوئی نقاب مضبوطی سے چہرے پر جمائی اور تھوڑی دور کھڑی صالحہ کی طرف قدم بڑھا دیے، جو اسی کے محلے میں رہتی تھی۔

"کیا ہوا صالحہ؟ کیا تمہیں بھی ابھی کوئی لینے نہیں آیا؟" جویریہ نے پوچھا۔

"ہاں لگ رہا ہے، بھائی کہیں مصروف ہو گئے؟" صالحہ نے فکرمندی سے کہا۔

"میری بھی وین ابھی تک نہ آئی کیوں نہ رکشہ کر کے چلیں۔" جویریہ نے پیش کش کی تو صالحہ فوراً راضی ہوگئی۔ جب دونوں منزل پر پہنچیں تو صالحہ نے جلدی سے 40 روپے رکشے والے کو تھما دیے۔

"ارے یہ کیا کر رہی ہو صالحہ! میرے پاس پیسے ہیں، پتا نہیں مل کیوں نہیں رہے؟" جویریہ نے پرس ٹٹولتے ہوئے کہا تو جواباً صالحہ مسکرا دی۔

"چھوڑو جویریہ اگلی بار سہی۔" اس نے کہا تو جویریہ نے پرس ٹٹولنا بند کر دیا اور دل ہی دل میں پیسے بچ جانے پر شکر ادا کیا۔

"ویسے تم نے 40 روپے زیادہ دے دیے، کچھ تو بھاؤ تاؤ کرتیں، میں ہوتی تو کم از کم پانچ روپے ضرور کم کرواتی۔" جویریہ نے کہا۔

"نہیں جویریہ میں نے مناسب کرایہ دیا ہے۔ سارے رکشے والے کالج سے یہاں تک کے اتنے ہی پیسے لیتے ہیں، پھر تم نے دیکھا وہ بزرگ کتنے غریب لگ رہے تھے، چار پانچ روپے زیادہ دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔" صالحہ نے متانت سے کہا تو جویریہ خاموش ہوگئی۔

جویریہ کی کنجوسی سارے خاندان میں مشہور تھی۔ دکان داروں سے خوب بھاؤ تاؤ کرتی اور اگر اس کو کسی کے ساتھ سفر کرنا پڑ جاتا تو اس کی کوشش یہی ہوتی کہ کرائے کے پیسوں سے صاف دامن بچا لے۔ کبھی کہتی، ہائے بندھا ہوا ہزار کا نوٹ ہے اب کیا کروں؟ کبھی پرس ٹٹول کر کہتی، ارے میرے پیسے کہاں گئے دیکھو یہیں تو رکھے تھے۔ کبھی یہ بہانہ ہوتا، ہاہ دیکھا گھر سے چلتے ہوئے پیسے تو لیے ہی نہیں دس روپے ہیں صرف، مریم تمہارے پاس ہوں گے پیسے!

جویریہ کی چھوٹی بہن منیبہ کہتی تھی۔ "آپی اگر کسی طرح ایک طرف کا کرایہ دے بھی دیں تو واپسی کا کرایہ تو مر کر بھی نہ دیں گی۔"

حالاں کہ اس کو اچھا خاصا خرچ ملتا تھا لیکن اس کی طبیعت ہی اس طرح کی تھی۔ گھر میں دولت کی ریل پیل ہونے کے باوجود کبھی امی جویریہ سے کھانا بنانے کا کہتیں تو اتنا کم بناتی کہ بس گھر والوں کو کھینچ تان کر ہو جائے، ملازموں کا اللہ حافظ۔ اور جو کبھی مہمان آ جائیں تو ان کے آگے شرمندگی کے سوا پیش کرنے کو کچھ نہ ہو، لہٰذا امی اسے یہ ذمہ داری بہت کم سونپتی تھیں۔

ایک مرتبہ اپنا پسندیدہ گاجر کا حلوہ کھاتے ہوئے اس نے دادی کے آنے کی آہٹ سنی تو جلدی سے حلوہ کیبنٹ میں چھپا دیا۔ منیبہ نے اس کی یہ حرکت دیکھ لی تھی مگر افسوس کرنے کے سوا کچھ نہ کہہ سکی، اس کے غصے کا ڈر نہ ہوتا تو وہ ضرور کچھ کہتی۔ کبھی کوئی سائل اس سے کچھ مانگ لیتا تو جویریہ سوچتی، امی اور منیبہ صدقہ کرتی تو ہیں پھر میں کیوں کروں۔ کہیں ہدیہ وغیرہ دینے کا موقع آتا تو اس کی جان جاتی مگر لینے میں سب سے آگے رہتی۔ اگر کوئی نہ دیتا تو خود مانگ لینے میں بھی حرج نہیں سمجھتی تھی۔

ایک بار جب چھوٹے بھائی نے منیبہ کو گھڑی لا کر دی تو اس نے منہ بنا کر عمر سے کہا: "منیبہ کو تو تم نے گھڑی تحفے میں دی، میرا تحفہ کہاں ہے؟"

عمر نے ترکی بہ ترکی جواب دیا "آپی منیبہ چھوٹی ہونے کے باوجود مجھے آئس کریم کھلاتی ہے، جب کوئی ضرورت ہو، فوراً دیتی ہے، آپ بڑے ہیں مگر پھر بھی ہمیشہ بہانہ کر دیتی ہیں۔"

مہمان آتے تو وہ امی سے کہتی۔ "کیا سارے گلاب جامن رکھ رہی ہیں، ایسے تو وہ زیادہ ہی کھائیں گے مفت کا مال سمجھ کر، کم رکھیں تا کہ وہ ہاتھ روک کر کھائیں۔" امی اس کے مشورے سن کر سر پیٹ لیتیں۔

"آخر کس پر چلی گئی یہ اتنی بخیل اور حریص۔"

لیکن اس پر اس قسم کی باتوں کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا۔ وہ اسے دور اندیشی اور قناعت سمجھتی تھی۔ لیکن عجیب بات یہ تھی کہ جب سے اس کا تعلق صالحہ سے ہوا تھا وہ اپنے رویے کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔ شاید صحیح کہا ہے کسی نے کہ آدمی اپنے والدین سے زیادہ دوستوں کے قول و فعل سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ وہ کینٹین میں ساتھ جاتیں اور کھانے کے پیسے ہمیشہ صالحہ دے دیتی۔ کبھی رکشے میں ساتھ آنا ہوتا تو صالحہ پیسے دینے میں سبقت کر جاتی۔ ایک بار جویریہ نے صالحہ کو کالج کے باغ میں دیکھا، وہ لنچ باکس میں سے کیک کے ٹکڑے نکال کر کھا رہی تھی۔ جویریہ کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ صالحہ کو اس وقت سخت بھوک ہے اور شاید اسے کیک پسند بھی بہت ہے، لیکن مجھے دیکھے گی تو ضرور لنچ باکس بیگ میں چھپا دے گی مگر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب صالحہ نے اسے اپنے کھانے میں نہ صرف شریک کر لیا بلکہ باقی سارا کیک اصرار کر کر کے اسے کھلایا۔ حیرت کی شدت سے جویریہ بے اختیار کہہ اٹھی۔ "میں تمہاری جگہ ہوتی تو جلدی سے کیک چھپا دیتی۔" صالحہ کی ہنسی نکل گئی، تو جویریہ جھینپ گئی۔

"کیوں بھئی؟...... مسلمان کو اپنے کھانے میں شریک کرنا تو ثواب ہے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تین تین دن چولہا نہیں جلتا تھا، پھر بھی جب کھانا آتا تو مسلمان کا انتظار فرماتے۔ کچھ نہ ہوتے ہوئے مہمان نوازی کا یہ عالم تھا...... پھر ہمیں تو اللہ نے بہت نعمتیں دی ہیں۔"

صالحہ نے اپنے مخصوص نرم لہجے میں کہا تو پانی جویریہ کے حلق میں اٹک سا گیا۔

☆

جمعہ کا دن تھا۔ کل کالج سے آتے ہوئے صالحہ نے جویریہ کو بتایا تھا کہ ان کے محلے سے تھوڑی دور ایک مدرسے میں جمعہ کو مستورات کا بیان ہے، میرا تو ارادہ ہے، اگر تم چاہو تو میرے ساتھ چلے چلنا۔ جویریہ راضی ہوگئی۔ دوسرے دن دونوں نے رکشہ پکڑا اور مدرسے پہنچ گئیں۔ حسب عادت صالحہ نے پہلے سے نکالے ہوئے کھلے پیسے جلدی سے رکشے والے کو دے دیے۔ جویریہ کو اس کے مخصوص بہانے بنانے کا موقع ہی نہ ملا۔

''بھئی یہ تو غلط ہے...... آخر کتنے پیسے ہیں تمہارے پاس؟ اس طرح کرتی رہیں نا تو ایک دن کنگال ہو جاؤ گی۔'' جویریہ نے مصنوعی خفگی سے کہا، اندر سے وہ کرایہ بچ جانے پر ہمیشہ کی طرح بہت خوش تھی۔

''نہیں ان شاء اللہ میں کبھی بھی کنگال نہیں ہوں گی۔''

صالحہ نے یقین سے کہا تو جویریہ کے لہجے میں تعجب سمٹ آیا۔ ''کیوں؟...... اتنا یقین کیوں ہے تمہیں؟''

''کیوں کہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ روزانہ آسمان سے دو فرشتے ندا کرتے ہیں کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کے مال میں اضافہ فرما اور بخل کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے...... اچھا اب چلو، بیان شروع ہونے والا ہے۔'' صالحہ نے یہ کہہ کر قدم آگے بڑھا دیے اور جویریہ کو بہت کچھ یاد آنے لگا۔

ابھی پچھلے مہینے اس کے تین ہزار روپوں کا بازار میں چوری ہو جانا، اکثر وہ جو بچت بچت کر کے پیسے جمع کرتی، وہ کسی نہ کسی وجہ سے ضائع ہو جاتے تھے...... کبھی تو گم ہو جاتے کبھی فضولیات میں اڑ جاتے، ہزاروں روپے کے نت نئے موبائل ماڈل، جدید فیشن کے کپڑے اور کئی طرح کی آرٹیفیشل مہنگی جیولری اس کے پاس تھی، اور صالحہ کہتی تھی کہ فضول جگہ پیسوں کا خرچ کرنا بھی ایک طرح سے ضیاع ہے۔

''کیا خیال ہے جویریہ! یہ برابر میں ہی آسیہ کا گھر ہے۔ سنا ہے وہ کئی دن سے بیمار ہے، کیوں نہ اس کی عیادت بھی کر لیں۔'' صالحہ نے مدرسے سے نکلتے ہوئے جویریہ سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

آسیہ کے گھر میں بھی جویریہ خاموش سی رہی، پھر واپسی کے سفر میں بھی وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ صالحہ نے اسے ایک بار پھر مخاطب کیا۔

''تمہیں معلوم ہے جویریہ کہ جو شخص دن میں کسی کی عیادت کرتا ہے تو شام تک اور شام میں کسی کی عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے عیادت کرنے والے کے لیے دعا کرتے ہیں...... جویریہ خاموشی سے اس کی باتیں سنتی رہی اور بیان میں کہی گئی باتوں کو بھی سوچتی رہی۔ وہ صالحہ کی آواز سے چونکی۔

''چلو بھئی گھر آ گیا اور دیکھو کرائے کے پیسے میں دوں گی، اب مجھے روکنا نہیں۔''

جویریہ کیا کہتی، آج وہ واقعی خلوص دل سے کرایہ دینا چاہتی تھی، مگر حسب عادت گھر سے ہزار کا نوٹ لے کر آئی تھی تا کہ کھلے پیسے نہ ہونے کی صورت میں صالحہ ہی کو کرایہ دینا پڑے۔ لیکن آج اس کو خود پر سخت غصہ بھی آیا اور شدید ندامت بھی محسوس ہوئی۔

صالحہ کرایہ دے کر مڑی اور مسکراتے ہوئے جویریہ سے کہا: ''تمہیں بتاؤں یہ بھی حرص اور میرا اندر کا لالچ ہے کہ اپنے ساتھ میں تمہارے ثواب میں بھی حصہ بانٹ لوں۔''

جویریہ جو کب سے آنسو ضبط کر رہی تھی، یہ سن کر اس کی آنکھیں چھلک پڑیں۔

''ارے ارے تمہیں کیا ہوا؟ میری بات بری لگی کیا؟'' صالحہ نے فکر مندی سے پوچھا۔

''کیوں کہ تم نے مجھے اپنے ثواب میں شریک نہیں کیا، اب یہیں کھڑے کھڑے وعدہ کرو کہ آیندہ ہم ہر نیکی کے کام میں برابر کے شریک ہوں گے۔'' جویریہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا تو صالحہ نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ ''اوہ یہ تو بہت اچھی بات ہے، آخرت کے لیے لالچ کرنا تو بہت اچھی بات ہے، تمہارے یہ آنسو بہت قیمتی ہیں، چلو پکا وعدہ، اب رونا بند کرو......''

جویریہ نے اپنے آنسو صاف کیے۔ پیسوں کی حریص اب نیکیوں کی حریص بن گئی تھی۔

صرف غذا ہی کمزوری ختم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے

میزان 24

وزن 400 گرام
قیمت 850 روپے

خالص قدرتی اور غذائی اجزاء سے تیار کیا گیا میزان **24** ایک ایسا مرکب ہے جو جسم کے تمام اعضاء کو طاقت دے کر آپ کو صحت مند، توانا اور جاذب نظر بناتا ہے، بھوک اور نیند کی کمی کو پورا کر کے جلد تھکاوٹ کا احساس ختم کرتا ہے۔ نیا اور صاف خون پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا اور آنکھوں کے گرد سیاہ داغ ختم کرتا ہے، دماغی اور اعصابی قوت پیدا کر کے حافظہ اور نظر کو بھی تیز کرتا ہے، معدہ اور جگر کی اصلاح کر کے بیماریوں سے لڑنے کیلئے قوت مدافعت پیدا کرتا ہے، نیز گیس، قبض، سانس کی تنگی اور پیشاب کے جملہ امراض میں بھی بے حد مفید اور موثر ہے۔ معتدل مزاج اور خوشگوار ذائقہ کی بدولت ہر عمر اور موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (شوگر کے مریض شوگر فری طلب کریں)

دل کا بائی پاس مت کروائیں

صرف ایک بار میزان 14 استعمال کریں

شہد سبزیوں اور مقوی اجزاء سے تیار کی گئی میزان **14** دل کی شریانوں کی تنگی کو ختم کر کے بند والو کو کھولنے والی دنیا کی سب سے کامیاب اور بے ضرر ہربل پروڈکٹ ہے بڑھتے ہوئے کولیسٹرول کو اعتدال پر لا کر دل کو طاقت دیتی ہے۔ بے مثال اور حیرت انگیز نتائج کی حامل یہ پروڈکٹ۔ موٹاپا، جوڑوں کے درد، بلڈ پریشر، فالج، لقوہ، ملیریا بخار اور بواسیر میں بھی بے حد موثر ہے۔

قیمت 1450
مقدار 700 ملی لیٹر

اجزاء: شہد، ادرک، لہسن، لیموں، سرکہ سیب، مروارید، زہر مہرہ، ورق طلائی، عنبر یشعب

- مولانا ابراہیم، حیدر چالی پٹھان کالونی، بنارس کراچی 0321-2682667
- مرحبا پنسار سٹور ٹنڈو کوٹ ضلع میرپور خاص (سندھ) 0300-3119312
- رضائی میڈیکل سٹور میرپور خاص (سندھ) 0307-2100345
- حکیم مولوی عبداللطیف بھاگ ناڑی ضلع کچھی (بلوچستان) 0342-3112120
- راوی دواخانہ، ڈکی ضلع لورالائی (بلوچستان) 0344-8282359
- یونانی دواخانہ صدیق اکبر چوک، بٹراسی ضلع باغ (AK) 0312-8006622
- احسن ہومیو سٹور، گلشن مارکیٹ لورہی روڈ حسن ابدال 0333-5179523
- میاں ہومیو اینڈ ہربل سٹور کربلا روڈ ساہیوال 0322-9814004
- پنجاب ہوزری بٹ مارکیٹ سکول بازار رحیم یار خان 0342-7323604
- الفتح ہومیو کلینک خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ 0333-6037718
- الحبیب نیوز ایجنسی نزد کنوان چوک مظفر گڑھ 0315-8701970
- قریشیہ دواخانہ نزد گھلی منڈی دولت گیٹ ملتان 0300-7382825
- مکتبہ طلائیہ ناصریہ تحصیل بازار ہارون آباد 0333-4985886
- مکتبہ امیر شریعت عیدگاہ روڈ میلسی 0300-7734614
- بادشاہ دوا جتی بوہڑ بازار راولپنڈی 0345-7000088
- شافی دواخانہ شاہی بازار بہاولپور 0307-6679957
- ریاض پنسار سٹور ریلوے روڈ ٹیکسلا 0322-5420834
- ورلڈ ہومیو سٹور گلی عثمان مسجد کلمہ چوک میاں چنوں 0300-8393627
- غلام قادر جراح محلہ فاروق آباد بھکر روڈ جھنگ صدر 0333-6756493
- مدرسہ شرقیہ بریا چوک کے لئی کلاں اسلام آباد 0311-0981002
- الاحسان ہسپتال بل روڈ آگی ضلع مانسہرہ 0334-9624448
- محمد یوسف بھٹہ کالونی ڈیرہ غازی خان 0333-6031077

مزید مشورہ / کاروباری رابطہ / براہ راست منگوانے کیلئے

حکیم غلام رسول

(40 سالہ تجربہ کار معالج، ماہر نسخہ ساز)

Cell:0312-1624556

پاکستان بھر سے ڈیلرز درکار ہیں

17

منا حبیبہ جمیل

سنو اے چاندسی لڑکی......!!!
ابھی تتلیاں پکڑو تم
یا پھر ساون سے کھیلو تم
یا پھر معصوم سی آنکھوں سے......
ڈھیروں خواب دیکھو تم
ان شاعروں کی
کتابیں مت ابھی پڑھنا
یہ سب لفظوں کے ساحر ہیں
تمہیں الجھا کے رکھ دیں گے
تمہیں معلوم ہی کیا ہے......؟
محبت کے لبادے میں
ہوس اور حرص ہوتی ہے
یہ انسانوں کی دنیا ہے
مگر ان سے کہیں بڑھ کر
یہاں وحشی درندے ہیں
وہ وحشی جن کی آنکھوں میں
مچلتے پیار کے پیچھے......
ہوس اور حرص ہوتی ہے
ابھی کچی کلی ہو تم
ابھی کانٹوں سے مت کھیلو

''زبردست...... کتنی خوبصورت نظم ہے!''
امل اشتیاق سے بولی۔

''ہاں امل کل ہی نئی کتاب خریدی ہے۔'' ثمین نے اس کی طرف 'وفا کے موسم' بڑھائی۔

''رابعہ کہاں ہے؟'' ثمین نے اسے اکیلے آتے دیکھا تو پوچھا۔

''وہ کینٹے گئی ہے، تم جانتی ہی ہو کہ اسے زندہ رہنے کے لیے جگالی کرنا کتنا ضروری ہے۔'' امل نے ورق گردانی کرتے ہوئے کہا۔ اسی دوران رابعہ اور ثمن گرم گرم سموسے اور چٹنی کی پلیٹیں اٹھائے آتی دکھائی دیں تو ثمین نے فائل برابر سے اٹھا کر جگہ بنائی۔

''تم لوگوں کا سوشیالوجی کا پیریڈ لینے کا رادہ نہیں ہے کیا؟'' امل ذرا مشکوک ہوئی۔

''چلتے ہیں ابھی، سموسے تو کھا لینے دو۔'' رابعہ نے چوتھا سموسہ اٹھایا۔

''خدا کا خوف کرو رابعہ! جتنی تیزی سے تمہاری خوراک بڑھ رہی ہے اتنی تیزی سے وزن بڑھنا شروع ہوا تو سال کے آخر میں کم از کم میں تمہارا تعارف اپنے جاننے والوں میں ہرگز نہیں کراؤں گی۔'' امل نے ڈرایا۔

''ارے امل آخری سال ہے، پھر پتا نہیں فرصتیں کسے نصیب ہوں۔'' یہ کہہ کر رابعہ نے پانچواں سموسہ اٹھایا اور اپنی کتابیں اور فولڈر لے کر کھڑی ہو گئی۔ ثمین اور امل اپنی مسکراہٹ دباتی اٹھ گئیں۔

☆

امل، رابعہ، ثمن اور ثمین چاروں کا گروپ کالج کی ذہین طالبات میں سے ایک مانا جاتا تھا۔ یہ چاروں ڈی جے فار ویمن کالج میں سیکنڈ ایئر کی اسٹوڈنٹس تھیں۔ امل اور رابعہ کی فیملی فرینڈ شپ بھی تھی اور رشتہ داری بھی۔ بچپن ان کا ساتھ گزرا تھا جبکہ ثمین اور ثمن جڑواں اور کہنے کو بہنیں تھیں مگر ان کے باہم مزاج و عادات میں زمین آسمان کا سا تضاد تھا۔ رابعہ اور ثمن کی طبیعتیں پارہ صفت تھیں جبکہ امل اور ثمین ٹھہرا ہوا، سلجھا مزاج رکھتی تھیں۔ ان کے مضامین بھی ایک تھے جس کی وجہ سے ہمہ وقت کا ساتھ تھا۔ اردو ادب میں چاروں ہی اعلیٰ ذوق رکھتی تھیں۔ اسی وجہ سے کالج میگزین کے بھی بعض شعبے ان کے پاس تھے۔

☆

''امل تم ابھی تک سو رہی ہو، عصر کا وقت ہے پتا بھی ہے کتنی جلدی نماز قضا ہوتی ہے، مگر تم پھر بھی خیال نہیں کرتیں۔'' ابیہ نے امل کو سوتے سے اٹھایا۔

''اٹھتی ہوں اماں!'' اس نے کاہلی سے کہا۔

ریان نے اپنے بیٹے حیان سے ابیہ کو اماں کہلوایا تھا کہ اسے وہی پسند تھا، اس لیے دھیرے دھیرے امل بھی اسے اماں ہی کہنے لگی تھی۔

''ساری ساری دوپہر فضول کتابیں پڑھنے میں لگا دیتی ہو اور شام ڈھلے تک سوتی رہتی ہو۔'' ابیہ مسلسل بڑ بڑا رہی تھی۔ اس نے اس کے سرہانے ناول رکھے دیکھ لیے تھے۔ امل فوراً ہی اٹھ گئی کہ اگر اماں غصہ میں ناول ہی اٹھا کر لے گئیں تو ایک ہفتہ تو اس پر کرفیو لگ جانا تھا۔ اس نے ناول اٹھا کر بک ریک میں رکھا اور وضو کرنے چل دی۔ عصر پڑھ کر باہر آئی تو اماں اسے ہی یاد کر رہی تھیں۔

''تمہیں کہا تھا، حیان کے لیے سینڈوچ بنانے کا، بنائے تھے تم نے؟'' ابیہ کے لہجے میں خفگی تھی۔

''ہائے میرے اللہ میں تو بھول ہی گئی تھی اماں، یقین کیجیے مجھے یاد ہی نہیں رہا تھا۔''

اس نے دانتوں تلے زبان دبائی۔ حیان کا بورڈ کا امتحان ہو رہا تھا۔ اس کا پرچہ دوپہر میں ہوتا تھا تو وہ واپسی میں پانچ بجے آ کر کھانا کھاتا تھا۔ آج اماں نے اسے کہا تھا کہ کھانے کھا کر حیان کے لیے سینڈوچز بنا دے مگر وہ ناول لے کر لیٹی تو پڑھتے پڑھتے سو گئی۔

''معاف کر دیجیے ناں اماں!'' اس نے منانا چاہا مگر ابیہ خفگی سے خاموش رہی۔

''اچھا بنا دیتی ہوں پر وہ ہے کہاں؟'' اس نے کچن کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

''بنا دیے تھے میں نے اسے، وہ کھا کر ہی اسٹڈی روم میں گیا ہے۔'' ابیہ نے بدستور خفگی سے کہا۔ اتنے میں دروازے پر بیل ہوئی۔

''حیان! بیٹا دروازہ کھولو تمہارے ابی آئے ہوں گے۔'' ابیہ نے حیان کو پکارا تو وہ جی امی کہتا دروازے کی طرف دوڑ گیا۔ دروازہ کھولا تو ریان اندر آئے۔ ''امی! جلدی کریں، اندر ڈرون حملے ہو رہے ہیں آپی پر۔''

''کیا بمباری ہو رہی ہے یا شیلنگ؟'' ریان نے مسکرا کر کہا۔

''دونوں ابی دونوں۔'' وہ جلدی سے بولا۔

آئیڈیل سلمنگ کورس آئیڈیل سلمنگ کورس آئیڈیل سلمنگ کورس
ہومیو اور دیسی جڑی بوٹیوں کے حیرت انگیز نسخہ جات
حیرت انگیز نسخہ جات سے موٹاپے سے مکمل نجات پایئے
ایک ماہ میں 30 پاؤنڈ وزن کم کریں اور 6 انچ کمر کم کریں
سلمنگ کورس کے استعمال سے جسم کے اندر پیدا ہونے والی بیماریاں جو موٹاپے کا سبب بنتی ہیں ان کا مکمل خاتمہ کر کے جسم کو سمارٹ، پرکشش اور خوبصورت بناتا ہے اور دوبارہ موٹاپا ہونے سے مکمل روکتا ہے
آئیڈیل سلمنگ کورس
فری ہوم ڈیلیوری
گارنٹی شدہ علاج
پاکستان ہومیو اینڈ ہربل کلینک چوہدری ٹاور بلاز چوک چوبرجی لاہور
+92-42-37470123
+92-42-37470128
+92-0300-4370496
email: pkhhc@hotmail.com web: www.pkhhc.com
آئیڈیل سلمنگ کورس آئیڈیل سلمنگ کورس آئیڈیل سلمنگ کورس

ناقدری کا وبال

امۃ اللہ ۔ کالا کالونی

وہ ہمارے خاندان کی واحد ہستی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے علم دین کی دولت سے نوازا تھا۔ ہماری گزشتہ سات پشتیں اس دولت سے محروم تھیں۔ وہ نرم خو، گفتار کے سچے، صلح پسند، حلم و بردباری جیسے اخلاقِ حسنہ سے مزین تھے۔ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے: ''کامل ایمان والے وہ ہیں جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ اچھے اخلاق اور نرم برتاؤ کرنے والے ہوں۔''

وہ واقعی اخلاق حسنہ کے پیکر تھے۔ لڑائی، جھگڑا، خیانت، ایذا رسانی جیسی بری عادات سے کوسوں دور تھے۔ اس لیے وہ اپنے خاندان بلکہ علاقہ بھر کے ہر دل عزیز شخص تھے۔ بہت چھوٹی سی عمر میں ہی انہوں نے یہ بلند مقام پالیا تھا۔

جب میں ان کے گھر بیاہ کر کے لائی گئی تو میری عمر صرف چودہ سال تھی اور وہ اپنی عمر کی انیس بہاریں دیکھ چکے تھے۔ انہوں نے پہلے دن سے ہی مجھے شرعی پردہ کروادیا۔ یہ میرے لیے بلکہ پورے خاندان کے لیے ایک نئی چیز تھی۔ اس سے پہلے ہمارے خاندان میں شرعی پردہ تو کجا، رواجی اور رسمی پردہ جو اجنبیوں سے کیا جاتا ہے، اس کا وجود بھی نہیں تھا۔ میرے لیے اس طرح تمام غیر محرم رشتہ دار مردوں سے یک دم پردہ کرلینا بہت پریشان کن تھا، لیکن قربان جاؤں مولانا صاحب کے اخلاق و پیار پر کہ وہ ہر مشکل وقت میں میری دل جوئی کرتے اور مجھے شرعی پردے کے فضائل سناتے، اس کے دنیوی واخروی فوائد بیان کرتے تو میرے دل کو تسلی ملتی اور میری پریشانی دور ہوجاتی۔ وہ جب بھی اسباق پڑھانے سے فارغ ہوتے تو گھر کے کاموں میں میری معاونت کرتے اور میری دل جوئی کی کوشش کرتے۔ ان کے چند دنوں کی محنت ومحبت سے میں شرعی پردہ سے نہ صرف مانوس ہوگئی، بلکہ مولانا صاحب سے بھی مجھے فریفتگی کی حد تک پیار ہونے لگا۔ اب میرا یہ حال تھا کہ وہ مجھ سے ایک دو دن کے لیے بھی دور ہوجاتے تو میں ماہیِ بے آب کی طرح تڑپنے لگتی۔

اس محبت کے باوجود میرے اندر ایک بہت بری خصلت تھی جس کی بچپن سے میں عادی تھی۔ وہ تھی میری زبان درازی اور بدکلامی کی عادت، اس لیے کبھی کبھی مولانا صاحب سے میں ذرا سی بات پر نہایت گستاخی سے پیش آتی، لیکن وہ ہمیشہ یا تو حلم و بردباری سے خاموش رہتے یا پھر غصے میں اٹھ کر گھر سے باہر چلے جاتے۔ عرصہ بیس سال میں شاید ایک دو بار ہی جب میں ان سے کچھ زیادہ ہی گستاخی سے پیش آئی تو انہوں نے مجھے تنبیہ کے طور پر ایک دو تھپڑ مارے، ورنہ وہ اکثر ایسی صورت میں ناراض ہوکر گھر سے باہر چلے جاتے۔ دوسری طرف اپنا قصور ہونے کے باوجود میں ان سے معافی نہ مانگتی، بلکہ وہ خود چند گھنٹوں یا ایک آدھ دن کے بعد مجھ سے گفتگو کرنے کی کوشش کرتے اور میں بھی موقع غنیمت سمجھ کر ان سے بولنے لگتی، یوں ہماری آپس کی رنجش دور ہوجاتی۔

یہ تیری تلخ نوائیاں کوئی اور سہہ کر دکھا تو دے
یہ جو ہم میں تم میں نباہ ہے میرے حوصلے کا کمال ہے

مجھے اللہ تعالیٰ نے اتنے اچھے شوہر کی صورت میں بڑی نعمت عطا کی تھی، لیکن میں بدقسمت اس نعمت کی قدر نہیں کرسکی۔ اس لیے مجھ پر اس ناقدری کی پہلی 'نحوست' یہ پڑی کہ میں ان کے ہاں نعمتِ اولاد سے محروم رہی۔ حتیٰ کہ شادی کے پندرہ سال بعد مولانا صاحب نے دوسری شادی کرلی۔ اب میرے مزاج میں چڑچڑاپن اور زیادہ ہوگیا۔ معمولی معمولی سی بات پر مولانا صاحب سے بدکلامی اور زبان درازی شروع کردیتی، مگر وہ اپنی عادت کے مطابق اتنی بردباری کا مظاہرہ کرتے کہ کبھی کبھی تو میں خود حیران رہ جاتی کہ یہ کیسے آدمی ہیں؟ ان پر تو کسی چیز کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا؟ مگر اب مجھے احساس ہوتا ہے کہ وہ بھی عام انسان ہی تھے، تکلیف انہیں بھی ہوتی تھی، دل ان کا بھی دکھتا تھا لیکن صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے وہ درگزر کیا کرتے تھے۔

وہ مجاہدین سے بہت محبت کرتے تھے۔ ایک دن کچھ مجاہد ساتھی آئے تو وہ ان کے ساتھ چلے گئے۔ پھر کئی ماہ گزر گئے، مگر ان کی کوئی خیر خبر نہیں ملی۔ اب میں روتی اور ان کے لیے باخیریت واپسی کی دعائیں مانگتی، لیکن شاید اب میرے برے اعمال کی نحوست سے مقبولیت کی گھڑیاں میرے لیے ختم ہوگئی تھیں۔

دس ماہ گزرنے کے بعد ایک دن کچھ مجاہد ساتھی ہمارے گھر تشریف لائے اور انہوں نے آکر یہ خبر دی کہ مولانا صاحب پڑوسی ملک میں اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں سے لڑتے ہوئے ایک معرکہ میں شہید ہوگئے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اوران کی وصیت کے مطابق سرزمین شہدا ہی میں انہیں دفن کردیا گیا ہے۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ تیرے در کی نگہبانی کرے

یہ خبر سنتے ہی ایسے معلوم ہوا کہ جیسے مجھ پر بجلی گر پڑی ہو، میں اپنی قیمتی متاع کھو بیٹھی تھی۔ اب میرا چاند مجھ سے روٹھ کر افق پار جاچکا تھا۔

دل کو تڑپاتی ہے اب تک گرمیِ محفل کی یاد
جا چکا حاصل مگر محفوظ ہے حاصل کی یاد

بے شک وہ تو اپنی منزل مقصود کو پاچکے تھے لیکن اب مجھے ان کے ساتھ گزارا ایک ایک لمحہ یاد آتا۔ اپنی اپنی ایک ایک گستاخی یاد آکر پشیمان کرتی۔ جس گھر میں بیس سال ہنسی خوشی گزارے، اب اس گھر سے وحشت ہونے لگی تھی۔ میں سوچتی کہ میری اولاد نہیں ہے تو میں کس سے دل بہلا کر زندگی کے بقیہ ایام گزاروں گی؟ میرا ہم سفر ہم نشیں مجھ سے چھن گیا۔ اب میں اپنے دکھڑے کس کو سناؤں گی؟ اداس و پریشان ہوکر عدت کے دن میں نے مولانا صاحب کے گھر میں گزارے۔ عدت کے بعد والدین اور بھائی کا حکم ملا کہ اس گھر میں تمہارا کوئی محرم نہیں، لہٰذا ہمارے گھر میں آجاؤ۔ جس گھر سے باہر میں نے کبھی رات نہیں گزاری تھی۔ آج اس گھر سے اتنی وحشت ہوگئی تھی کہ مجھے چھوڑتے ہوئے کوئی غم، صدمہ نہیں تھا، اگر صدمہ تھا تو مولانا صاحب کی جدائی کا۔ ان کی یادیں اور باتیں آکر دل کو تڑپا رہی تھیں۔

والدین دونوں بوڑھے تھے۔ وہ خود اپنے اخراجات میں بھائی جان کے محتاج تھے، میں بھی بھائی جان پر بوجھ بن گئی۔ میرے بھائی کی دو بیویاں ہیں۔ ان سے میری اکثر تلخ کلامی ہونے لگی۔ بچپن کی جو بری عادت پڑی تھی، اتنے غم کے پہاڑ سہنے کے باوجود بھی مجھے ہوش نہ آیا اور یہ بری عادت مجھ سے چھوٹ نہ سکی۔ آخرکار انہوں نے تنگ آکر بھائی جان کو کہنا شروع کردیا کہ تمہاری جوان بہن ہے، کب تک بلا نکاح تمہارے گھر بیٹھی رہے گی؟ یہ شریعت اور ہماری خاندانی روایات کے بھی خلاف ہے۔ بالآخر والد صاحب اور بھائی جان نے فیصلہ کرلیا کہ اس کا مناسب رشتہ دیکھ کر نکاح کردیا جائے۔

میں جو کبھی اپنے دل کو تسلی دیتے ہوئے کہتی کہ دنیا نہ سہی لیکن آخرت میں ایک شہید کی بیوی تو بنوں گی، لیکن شاید میری بدنصیبی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ میں اس نعمت کی ناقدری کی پاداش میں ہمیشہ کے لیے اس نعمت سے محروم ہوچکی تھی۔

اپنا دسترخوان

فریحہ جمیل

کڑھی گوشت

اشیاء: (برائے قورمہ) گائے یا بکرے کا گوشت ½ کلو۔ ادرک (پیسٹ) 1½ چائے کی چمچ۔ آئل ½ کپ۔ لہسن (پیسٹ) 1½ چائے کی چمچ۔ پیاز (درمیانی) 2 عدد۔ سرخ مرچ (پسی ہوئی) 2 چائے کی چمچ۔ نمک حسب ذائقہ۔ ہلدی ½ چائے کی چمچ۔ خشک دھنیا (پسا ہوا) 1½ چائے کی چمچ۔ گرم مصالحہ 1½ چائے کی چمچ۔ ہری مرچ 3-2 عدد گارنشنگ کے لئے۔

ترکیب: سب سے پہلے دیگچی میں تیل ڈالیں پھر اس میں پیاز ڈال کر گولڈن براؤن کرلیں۔ اس کے بعد اس میں لہسن اور ادرک ڈال کر بھونیں۔ پھر اس میں گوشت شامل کردیں اور اسے 10-5 منٹ تک بھونیں۔ پھر باقی کے تمام مصالحے ملادیں۔ ان کو تھوڑا سا بھوننے کے بعد اس میں اتنا پانی شامل کریں کہ گوشت گل جائے۔ جب گوشت گل جائے تو دیگچی کو چولہے سے اتار کر ایک طرف رکھ دیں۔

اشیاء: (برائے کڑہی): میتھی قصوری تھوڑی سی۔ دہی ½ کلو۔ بیسن ½ چائے کی چمچ۔ ہلدی ½ چائے کی چمچ۔ سفید زیرہ (ثابت) 1 چائے کی چمچ۔ سرخ مرچ (ثابت گول والی) 5-4 عدد۔ تیل ½ کپ

کڑہی بنانے کی ترکیب: دہی کو ایک باؤل میں ڈال کر اچھی طرح پھینٹیں۔ پھر اس میں بیسن، ہلدی اور سات کپ پانی ڈال کر پکائیں۔ کڑہی تیار کرتے وقت اس میں تھوڑی دیر بعد چمچ چلاتی رہیں ورنہ کڑہی میں گٹھلیاں پڑجائیں گی۔ کڑہی کو گاڑھا ہونے تک پکائیں۔ پھر اس میں قورمہ ڈال کر چمچ سے مکس کریں۔ پھر ایک فرائنگ پین میں آئل ڈالیں جب آئل گرم ہوجائے تو اس میں سفید زیرہ اور ثابت سرخ مرچ شامل کردیں اور کڑہی گوشت کو بگھار لگائیں۔ جب کڑہی گوشت تیار ہوجائے تو قصوری میتھی چھڑک کر اتار لیں۔ مزیدار کڑہی گوشت تیار ہے اسے آپ بوائل چاولوں یا چپاتی کے ہمراہ سرو کرسکتی ہیں۔

گاجر کا حلوہ

اجزاء: گاجر ایک کلو، سوجی چار کھانے کے چمچ، چینی ایک پیالی، خشک دودھ کا پاؤڈر دو پیالی، چھوٹی الائچی تین سے چار عدد، بادام پستے حسب پسند، اخروٹ کی گریاں حسب پسند، گھی آدھی پیالی۔

ترکیب: گاجروں کو دھو کر چھیل لیں اور کدو کش کی مدد سے کش کرلیں۔ خالی فرائنگ پین میں کش کی ہوئی گاجروں کو پھیلا کر درمیانی آنچ پر پانچ سے چھ منٹ پکائیں تاکہ بھاپ سے تاجروں کو اپنا پانی اچھی طرح خشک ہوجائے۔ کڑاہی میں گھی کو درمیانی آنچ پر دو سے تین منٹ کے لیے ہلکا سے گرم کریں اور الائچی ڈال کر کڑکڑائیں، پھر اس میں سوجی ڈال کر خوشبو آنے تک بھونیں۔ اب اس میں چینی ڈال کر تین سے چار منٹ تک چمچ چلائیں، جب چینی پگھلنا شروع ہوجائے تو گاجر ڈال کر چینی کا پانی خشک ہونے تک بھونیں۔ پھر دودھ کا پاؤڈر تھوڑا تھوڑا کر کے ڈالیں اور ذرا سی آنچ تیز کرکے اتنی دیر بھونیں کہ گھی علیحدہ ہوجائے۔ چولہے سے اتارلیں۔

گاجر کے حلوے کو گرم گرم ڈش میں نکال کر بادام، پستے اور اخروٹ سے سجا کر گرم گرم پیش کریں۔ مزہ دوبالا کرنے کے لیے آدھی پیالی کھویا ڈال کر پیش کریں۔ گلاب جامن کو احتیاط سے ڈش میں نکال کر پسے چھڑک کر گرم گرم پیش کریں۔

اب جو بھی رشتے آتے تو سب شادی شدہ لوگوں کے آتے۔ یعنی اب سوکن کے ساتھ رہنا پڑے گا۔ اس کے ساتھ لوگوں کی یہ شرط بھی ہوتی کہ شرعی پردہ ہم نہیں کرنے دیں گے۔ انتظار بسیار کے بعد میرے ایک کزن سے رشتہ طے ہوگیا۔ اس کی پہلی بیوی بھی تھی اور اس سے اولاد بھی تھی۔ آج چھ سال میری شادی کو ہوچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے سال ہی مجھے عکاشہ عطا کیا، اس کے بعد طلحہ، اب ایک سال کی ننھی حمیرا میری گود میں ہے۔ اولاد کی نعمت ملنے کے باوجود وہ سکون مجھے کبھی نہیں ملا جو مولانا صاحب کے ہاں اولاد نہ ہونے کے باوجود مجھے ملا تھا۔ ان میاں صاحب سے بھی اپنی بری عادت کے مطابق بدزبانی، بدکلامی جاری رہتی ہے۔ کبھی وہ میری ماں، بہن اور پورے خاندان کو گالیوں سے نوازتے ہیں اور کبھی گالیوں کے ساتھ مار پیٹ بھی ہوجاتی ہے۔ آج بھی ان سے بدزبانی کی تو انہوں نے گالیوں سے نوازتے ہوئے ڈنڈا اٹھایا اور مجھ پر یوں برسانا شروع کردیا جیسے میں انسان نہیں کوئی پتھر ہوں، تین، چار ڈنڈوں تک تو میں بھی بولتی رہی، لیکن پھر میں نے تو بولنا بند کردیا، مگر ان کا ڈنڈے برسانا بند نہیں ہوا۔ انہوں نے تب چھوڑا جب میرا انگ انگ زخموں سے چور تھا۔ سر پر چوٹیں، بازو زخمی، کمر سیدھی کروں تو درد سے سیدھی نہ ہوسکے، گھٹنے سہارا دینے سے معذور، پورے بدن پر ہر طرف سے درد کی ٹیسیں اٹھنے لگیں، تب وہ بہت یاد آئے۔ میں دیر تک انہیں یاد کرکے روتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کا یہ فرمان عالی شان آنکھوں کے سامنے آگیا، جس کا مفہوم ہے کہ عورتوں کو میں نے دیکھا جہنم میں زیادہ جارہی تھیں، اور فرمایا، ان کے جہنم میں زیادہ جانے کی دو وجہیں ہیں، ایک یہ کہ لعن طعن (بدکلامی) زیادہ کرتی ہیں، دوسری یہ کہ اپنے خاوند کی ناشکری وناقدری زیادہ کرتی ہیں۔

آج میں اپنی اسی بداعمالی کی سزا دنیا میں بھگت رہی ہوں کہ میں نے کیسے مہربان، بااخلاق خاوند کی ناشکری وناقدری کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے محروم کردیا، اب دنیا میں اس کی سزا بھگت رہی ہوں۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتی ہوں کہ مجھ پر رحم فرمائیں۔ دل چاہا کہ اپنی بہنوں، بیٹیوں کو خدا کا واسطہ دے کر بتاؤں کہ تم ہرگز، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں، بالخصوص اپنے محسن خاوند کی ناقدری ہرگز نہ کرنا۔ خدانہ کرے کہ تمہیں بھی مجھ بدنصیب کی طرح ان نعمتوں سے محروم ہونا پڑے۔ میں تو کسی سے سبق نہ لے سکی، تم تو میرے عبرت ناک انجام سے سبق سیکھ لو۔

آئی ایم فلانا

اہلیہ شاہین اقبال اثر

سوئٹ ریڈرز! کیا بتاؤں، جب سے مس ملالہ کی فرسٹ بک ''آئی ایم ملالہ'' پرنٹ ہو کر مارکیٹ اور میڈیا میں ڈس پلے ہوئی ہے، ہمیں بھی رائٹر اور اوتھر بننے کا شوق چرا رہا ہے، بٹ ع

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا
گستاخ انکھیاں کتھے جا لڑیاں

(ہم ڈاوٹ فل ہیں کہ ہم نے یہ شعر کریکٹ یوز کیا ہے یا ایسے ہی تکا لگا دیا ہے۔ بی کاز ہمارا ذوقِ پوئٹری بہت ویک ہے۔ آئی تھنک کہ آپ کی فیلنگ بھی ہوگی کہ وائف آف پوئٹ اور ویک اِن پوئٹری، کتنی اپوزٹ اسٹوری ہے تو اس سے پہلے کہ آپ اپنے مائنڈ کے کوئیچن کو ٹنگ پر لا کر ہمیں تنگ کریں، ہم گیس لگا کر آنسر دیے دیتے ہیں کہ ایک گریٹ پوئٹ کی وائف ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہمارا ذوقِ پوئٹری بھی اعلیٰ ہو۔ ہاں ہم پولٹری کے ایکسپرینس ہولڈر ضرور ہیں، بی کاز ہم نے بچپن سے جوانی تک بہت سی مرغیاں پالی ہیں! اگر ہمیں اپنی لک کے بارے میں معلوم ہوتا کہ ہمیں فیوچر میں وائف آف پوئٹ بننا ہے تو ہم پولٹری کی بجائے پوئٹری پر توجہ دیتے مگر اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے۔ بات ہو رہی تھی ملالہ کی پیروڈی میں رائٹر بننے کی اور چلی گئی حسبِ سابق جوانی کی طرف، قصہ مختصر یہ کہ ہم نے بھی ڈائری مینٹین کرنا شروع کر دی ہے۔ یہ الگ بات کہ ہماری انگلش مس ملالہ کی طرح ایکوریٹ نہیں، اسی وجہ سے ہم نے اُردش لینگویج یوز کی ہے۔ مگر راز کی بات تو یہ ہے کہ وہاں بھی مس ملالہ کی بک کے پیچھے کرسٹینا لیمب کا چین اور مائنڈ دونوں کلیئر نظر آ رہے ہیں، اسی لیے ہم بھی اپنے انٹیلی جنٹ ہونے کے ثبوت کے طور پر جا بے جا انگلش کے ورڈ یوز کر رہے ہیں، تا کہ ٹرانسلیٹ کرنے والوں کو زیادہ پرابلم نہ ہو اور بک کو ٹنگ لی کمپوز اور پرنٹ ہو کر نوبل پرائز کا سرپرائز حاصل کرے۔ سرپرائز ملے نہ ملے پرائز ضرور ملے۔ جب ہم اتنا کالم لکھ چکے تو حسبِ عادت ہمارے ہز بینڈ نے یہ کہہ کر کلر میں کیمیکل یعنی رنگ میں بھنگ ڈال دیا کہ ملالہ کے بیک پر تو امریکی و مغربی میڈیا ہے، تمھیں اتنی کوریج کون پرووائڈ کرے گا، نہ تمہاری ایج سولہ سالہ ہے، نہ تمھارے پاس منی ہے، نہ آرڈر، ہاں تمھیں آؤٹ آف آرڈر ہونے کا سرٹیفکیٹ ضرور مل سکتا ہے۔ اس مخلصانہ اور ماہرانہ ایڈوائس کے بعد سے ہم نے ڈس ہارٹڈ ہو کر اس لاس فل ارادے کو پوس پونڈ بلکہ کینسل کر دیا ہے کہ اتنی اسٹرگلو کے باوجود ریٹرن زیرو ہو تو کیا بینیفٹ۔

ہم نے اتنا رائٹ کیا تھا کہ ہمارا آرٹیکل پڑھ کر ہمارے بالم یعنی مسٹر ہز بینڈ نے اپنی پوئم کے دو شعر بھی ہمیں گفٹ کر دیے۔ آئی ڈونٹ نو کہ وہ تحسین کی فیملی سے ہیں یا توہین کے گروپ سے، اینی وے، پوئٹری فائن ہے کہتے ہیں کہ۔

اردو میں کر رہے ہیں جو انگلش کے ورڈ یوز
خود اپنے کیریکٹر کو اثر کر رہے ہیں لوز
اتنا نہ لوڈ ڈالیے مائنڈ پر مس اِز
ایسا نہ ہو کہ بلب ہو افکار کا فیوز

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (القرآن) ترجمہ: اے میرے رب مجھے صالح اولاد عطا فرما۔ (آمین)

اولاد نرینہ کے لیے قرآن و سنت کی روشنی میں کامیاب علاج

یہ علاج ان لوگوں کے لیے ہے جو اولاد جیسی نعمت سے محروم ہوں یا جن کے ہاں مسلسل بیٹیاں ہوں یا بچے زندہ نہ رہتے ہوں

تندرست بیٹے یا بیٹی کے خواہشمند حضرات پورے اعتماد کے ساتھ مکمل رپورٹ کے ہمراہ تشریف لائیں

سرپرستِ اعلیٰ حکیم حافظ صفدر علی اعوان

مستورات و مردانہ پوشیدہ امراض کے ماہر

آنے سے پہلے فون پر ٹائم ضرور لیں

اوقات صبح 10:30 بجے تا شام 7:30 بجے تک

چھٹی بروز جمعہ

حافظ دواخانہ

مرکز بانجھ پن متصل گورنمنٹ سٹی ٹرمینل اڈا یتیم خانہ چوک لاہور

0300-5790946-0324-4323812

بزمِ خواتین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

❖ ہمارے سارے گھر والے بدھ کے دن خواتین کا اسلام کا بے تابی سے انتظار کررہے تھے۔کافی دیر بعد ڈاکیا آیا اور رسالہ میرے بھائی کے ہاتھ میں تھما کر چلتا بنا۔ ہم بہنیں رسالے پہ جھپٹیں تو رسالہ میرے ہاتھ میں آگیا لیکن یہ کیا......؟ رسالے کے درمیان والے صفحے تو الگ ہوگئے تھے کیوں کہ رسالے کو صرف ایک ہی پن سے پن اپ کیا گیا تھا، یوں ہم رسالہ پڑھنے سے محروم رہ گئے۔آپ سے گزارش ہے کہ رسالے کو کم از کم دو پنوں سے پن اپ کرکے فراخی کا مظاہرہ کیا کریں۔

(منزہ جبیں۔اسکندر آباد)

ج: اس کیس میں مسئلہ ایک پن یا دو پن کا نہیں ہے۔اگر پانچ پنیں بھی لگا دی جائیں تو رسالہ جھپٹنے کی جو منظر کشی آپ نے کی ہے، اس صورت میں تو رسالے کے صفحے الگ ہونے ہی ہیں۔ ہمارا مشورہ ہے کہ صبر سے اور وقار سے اپنی باری کا انتظار کیا کریں۔ جب سب پڑھ لیں تو محفوظ کرلیں اور پھر چھ ماہ یا سال کے شماروں کی جلد بنوالیں۔

❖ شمارہ نمبر 552 ملا۔ٹائٹل بہت خوب صورت تھا۔مفتی تقی عثمانی مدظلہ کی مناجات 'الٰہی تیری چوکھٹ پہ' ہمیں بہت اچھی لگی۔دل چاہا، بار بار پڑھتے رہیں۔ اثر جون پوری کی طرح ہم بھی عازمینِ حج کو حسرت سے تکتے رہ گئے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔اہلیہ راشد اقبال بہت اچھا لکھتی ہیں ماشاء اللہ۔اولاد کی قربانی جہاد کا سبق دے رہی تھی۔اہلیہ شاہین اقبال کا 'خواتین کا اسلام' میں شرکت کے لیے بہت بہت شکریہ۔انٹرویو کے سلسلے کو تیز کریں، میری رائے ہے کہ اب باجی فرزانہ رباب صاحبہ کا انٹرویو کیا جائے۔پوچھنا یہ ہے کہ اگر پرانے شمارے ہم لینا چاہے تو کس طرح مل سکتے ہیں؟

(مریم حسن بنتِ غلام حسن۔پپلاں ضلع میانوالی)

ج: پرانے شمارے حاصل کرنے کے لیے روزنامہ اسلام کے ایڈریس پر شعبہ سرکولیشن کے نام خط لکھیے۔

❖ آپ سے درخواست ہے کہ اشتہارات کو بہت کم سے کم جگہ دیں۔میں نے دو خط لکھے لیکن شایع آپ نے صرف ایک کیا اور اس کے نیچے جواب بھی آپ نے دیا، ویسے خوشی ہوئی اور محترمہ ام وردہ اور ام محمد حماد سے عرض ہے کہ وہ کوئی اچھی سی کہانی لے کر حاضر ہوں۔(میمونہ بنت عبدالحق۔میر پور خاص)

❖ خواتین کا اسلام سے انسیت تو کافی عرصے سے ہے۔مجھے لکھنے کا شوق بہت ہے۔اب ہماری یہ تمنا ہمیں قلم اٹھانے پر مجبور کررہی ہے۔امید ہے آپ ہماری حوصلہ افزائی ضرور کریں گے اور ہاں ہمیں یہ بتانا نہیں بھولیے گا کہ ہم میں یہ صلاحیت ہے یا نہیں؟ بزم خواتین میں ہمیں وہ خط بے حد پیارے لگتے ہیں جن کے نیچے آپ کا جواب ہوتا ہے۔(مہک کنول محمد جمیل۔نیو کراچی)

ج: آپ کی پہلے ایک تحریر شایع ہوچکی ہے، آیندہ بھی کوشش کرتی رہیں۔

❖ خواتین کا اسلام فحش تصویروں سے پاک ہوتا ہے یہ اس کی ایک بڑی خوبی ہے۔آج کے مغرب زدہ معاشرے میں یہ رسالہ کسی نعمت سے کم نہیں۔ہم نے اس رسالے کے مطالعے سے اب شرعی پردہ کرنا شروع کردیا ہے۔ہمارے گاؤں پنڈ سلطانی میں یہ رسالہ ہر کوئی پڑھتا ہے۔رب سے دعا ہے کہ وہ اس رسالے کو حاسدین کی نظر سے محفوظ رکھے آمین۔(رخسانہ کنول۔پنڈ سلطانی اٹک)

❖ شمارہ 555 کا پیام سحر اس بار کچھ زیادہ ہی منفرد اور اچھا تھا۔آپ نے بہت اچھے انداز میں بدگمانی سے بچنے کا طریقہ بتادیا، اور پیام سحر میں محترم اشتیاق احمد کا ذکر بہت اچھا لگا۔شگفتہ کنول......شاباش، آپ کی نیوز کاسٹر والا آئیڈیا دل کو بہت بھایا، اندازہ ہوا کہ آپ کی حس مزاح تو بہت اچھی ہے۔دل چاہتا ہے کہ آپ سے کسی طرح رابطہ کروں، جیسے اتفاق سے اہلیہ سعدیہ سے ہوا تھا۔اس شمارے کی طویل کہانی 'مقصد زندگی' بہت ہی زبردست تھی۔فاطمہ کی والدہ کی نصیحتیں پڑھ کر ذہن میں فوراً اپنی مہربان والدہ کا سراپا گھوم گیا۔بالکل اسی طرح مجھے بھی نئی زندگی میں اپنے پیارے والدین کی نصیحتیں بہت کام آئیں۔میری زندگی کی ہر کامیابی، ہر خوشی کا کریڈٹ والدین کو جاتا ہے۔'رسم وفا' بھی خوب سے خوب تر ہوتی جارہی ہے۔ہر آنے والی قسط پہلے سے زیادہ مزہ دیتی ہے۔اہلیہ راشد اقبال کا نام بہت دنوں بعد نظر آیا۔گمراہ کن روایت کا بہت اچھے انداز سے رد کیا۔نظم کوچہ دل دار بہت اچھی تھی۔بنت ابوبکر، ملیر کراچی حج کی سعادت پاگئیں، بہت مبارک ہو۔

(بنت مولانا سیف الرحمٰن قاسم۔گوجرانوالہ)

❖ خواتین کا اسلام ماشاء اللہ بہت اچھا جارہا ہے۔میں اسے بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔قسط وار ناول مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔اس رسالے سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے اور میں اس میں جو پیاری باتیں دیکھتی ہوں، انہیں اپنی ڈائری میں لکھ لیتی ہوں۔ایک بات کی طرف نشاندہی کرنا چاہتی ہوں کہ شمارہ نمبر 554 میں بقر عید کے خاص پکوان میں محترمہ اہلیہ ساجد حسین صاحبہ نے جو دعا کھانا بنانے سے پہلے پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے، اس میں ایک لفظ چھوٹ گیا ہے۔اصل دعا اس طرح ہے:

اَللّٰھُمَّ لَاعَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃ فَانْصُرْنَا وَالْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَہ.

اور یہ دعا اس طرح سے بھی ہے:

اَللّٰھُمَّ لَاعَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَہ.

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خیر وعافیت کے ساتھ ایمان کی سلامتی نصیب فرمائے۔ آمین (اخت علی المرتضی۔بہاول پور)

❖ خواتین کا اسلام اندھیرے میں روشنی کی مانند ہے۔مجھے ہر شمارہ ہی زبردست لگتا ہے۔شمارہ 555 میں گمراہ کہانی بالکل حقیقت پر مبنی ہے، آج کل ایسا ہی ہورہا ہے۔درد کا درماں سلسلہ بہت اچھا لگتا ہے۔'مقصد زندگی' کہانی اس بار ٹاپ پر رہی۔سردی کے حساب سے ہم نے دو ترکیبیں بھیجی ہیں۔'رسم وفا' میں کہانی آگے کیوں نہیں بڑھ رہی اور نیوز کاسٹر ہمیں بہت اچھا لگا۔شگفتہ کنول سے گزارش ہے کہ اس طرح لکھتی رہیں۔(بنت محمود احمد۔میر پور خاص)

❖ شمارہ 555 زبردست رہا اس میں شگفتہ کنول کا نیوز کاسٹر بہت پسند آیا اور مناجبیں کی رسم وفا قسط زبردست جارہی ہے۔ہم اپنے اندازے لگاتے رہتے ہیں کہ آگے ایسے ہوگا اور یہ ہوگا بعض اوقات اندازے صحیح ہوتے ہیں اور بعض اوقات غلط۔مقصد زندگی کو بہت اچھے انداز میں پیش کیا گیا ہے اور گمراہ یہ ہمارے معاشرے کی ہی عکاسی کررہی ہے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی توہین کا انجام عبرت آموز ہے۔(ف بنت حافظ محمد حسین۔پپلاں)

❖ میری طیبہ اسلم سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی پھر سے کوئی ایمان کو گرمانے والی جذبہ جہاد سے سرشار تحریر لے کر میدان میں آئیں۔درد کا درماں میں ایک بہن خدیجہ بنت اللہ دسایا نے بہت وسیع القلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے شوہر کا رشتہ پیش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو بہترین اجر عطا فرمائے اور ایسا جذبہ ہم تمام بہنوں کو عطا فرمائے۔آمین۔

(طوبیٰ مریم۔معلمہ مدرسہ بیت القرآن جیکب لائن کراچی)

ماں اور بچہ

اپنے پھول کا خیال رکھیں

ام خنساء۔ کراچی

کسی بھی خاندان کے لیے نئے بچے کی آمد بہت خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ خاص طور پر جب پہلے بچے کی آمد ہو۔ ایک عورت کے لیے وہ خوش گوار ترین لمحہ ہوتا ہے جب اس کے آنگن میں ایک ننھے منے بچے کی معصوم مسکراہٹ کھلتی ہے۔ بچے کی پیدائش جہاں میاں بیوی کے لئے خوشیوں کا پیغام لاتی ہے وہیں ذمہ داریوں میں اضافے کا اعلان بھی ہوتی ہے۔ جب کسی خاندان میں پہلے بچے کی پیدائش ہوتی ہے تو پہلی مرتبہ ماں بننے والی ماں کے سامنے بہت سارے سوالات بھی آ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس لیے نئی بننے والی ماں کو ان کے جوابات معلوم ہونے چاہئیں۔ ہم نے سوچا کہ کیوں نہ خواتین کا اسلام کی قاریات کو اس خاص حوالے سے یعنی نوزائیدہ بچوں کے حوالے سے مفید معلومات پہنچانے کی ذمہ داری ہم سنبھال لیں۔ اس لیے اس سلسلے کا پہلا مضمون حاضر ہے، گر قبول افتد زہے عز و شرف......

پہلی نظر میں بچہ والدین کے تصور سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ ایک دل کش اور چست بچے کی بجائے اس کے جسم پر جھریاں پڑی ہوتی ہیں، چہرہ پھولا پھولا نظر آتا ہے اور اس کی کھال پر ایک نرم جھلی سی ہوتی ہے، جو چند دنوں میں باقاعدگی سے زیتون یا سرسوں کے تیل کی مالش اور نیم گرم پانی کے غسل سے صاف ہو جاتی ہے اور جسم پر نظر آنے والے بدنما پیدائشی بال بھی آہستہ آہستہ خود ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ پیدائش کے وقت پاکستانی بچوں کا وزن عموماً چھ سے سات پونڈ اور لمبائی 16 سے 20 انچ کے درمیان ہوتی ہے۔ اسی طرح اکثر صورتوں میں پیدائش کے بعد اس کی زندگی کے 48 گھنٹوں تک اس کی ہتھیلیوں اور پنجوں اور منہ کے اطراف کے حصے کی رنگت نیلی رہتی ہے۔ تیسرے دن سے دوسرے ہفتے تک اس کی آنکھوں اور جلد کی رنگت زرد یا پیلی رہتی ہے۔ یہ پیدائشی پیلیا ہوتا ہے جو عام طور پر ایک سے دو ہفتے تک بچے کو صبح کی پہلی پہلی نرم دھوپ کے دکھانے سے دور ہو جاتا ہے۔

بچے کی پیدائش کے بعد اس کی ناف کے جھڑنے کا مرحلہ بھی ہوتا ہے جو عموماً ایک سے دو ہفتے میں مکمل ہو جاتا ہے۔ آج اس حوالے سے خصوصی طور پر لکھنا ہے۔

یاد رکھیے کہ آپ کا بچہ پیدا ہونے سے پہلے تمام طرح کی غذائیت اور آکسیجن پلیسنٹا [آنول] کے ذریعہ ہی حاصل کرتا ہے۔ پلیسنٹا ایک ایسا عضو ہے جو دورانِ حمل آپ کی بچے دانی میں نمو پاتا ہے۔ پلیسنٹا بچے کے پیٹ کے ایک سوراخ کے راستے (امبلائیکل کارڈ کے ذریعہ) سے بچے سے جڑا ہوتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد اس کے ناف کے ٹکڑے کو کس کر اس طرح کاٹ دیا جاتا ہے کہ تکلیف نہ ہو۔ اس دوران 2 سے 3 سینٹی میٹر کا امبلائیکل اسٹمپ بھی چھوڑ دیا جاتا ہے۔

پیدائش کے بعد 5 سے 15 دنوں کے اندر اسٹمپ سوکھ کر سیاہ ہو جاتا ہے اور پھر گر جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک چھوٹا سا زخم رہ جاتا ہے جو کچھ دنوں کے اندر ہی بھر جاتا ہے۔

مگر کچھ فیصد بچوں میں اس ناف کے ٹکڑے میں انفیکشن بھی ہو جاتا ہے، کیونکہ قدرتی طور پر نقصان دہ بیکٹیریا جلد پر رہتے ہیں اور یہ ناف پر جا کر انفیکشن کا سبب بن سکتے ہیں۔ انفیکشن کی مندرجہ ذیل علامات ہو سکتی ہیں؟

☆ آپ کے بچے کو بخار ہو جائے یا اسے دودھ پینے میں پریشانی ہو یا اس میں کوئی بے چینی دکھائی دے رہی ہو۔ ☆ ناف اور اس کے ارد گرد کے حصے میں سوجن ہو یا وہ سرخ ہو گیا ہو۔ ☆ کارڈ اسٹمپ یعنی ناف کے ٹکڑے میں سوجن آ جائے یا اس میں سے بدبو آنے لگے۔ لیکن یاد رکھنے کی بات ہے کہ جب ناف سوکھتی ہے یا اس کا زخم بھرتا ہے تو وہ تھوڑی گندا دکھائی دیتی ہے، اس کا یہ لازمی مطلب نہیں ہے کہ اس میں انفیکشن ہے۔ اگر آپ کو اس کے بارے میں ذرا بھی شبہ ہو تو اپنی مڈوائف یا ڈاکٹر سے اس کا چیک اپ کروائیں۔

انفیکشن سے بچنے کے لیے آپ کو اسے باقاعدگی سے صاف ستھرا اور خشک رکھنا چاہیے۔ اپنے بچے کی ناف کی صفائی وغیرہ سے پہلے اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح دھو لیجیے۔ آپ کارڈ اسٹمپ کو پیشاب پاخانے سے بچانے کے لیے بچے کی نیپی کو نیچے کی طرف موڑ کر رکھیں اور ناف کو کھلا ہی چھوڑ دیں۔ ناف کو صاف کرنے کے لیے اینٹی سیپٹک ٹشو یا پاؤڈر کا استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، جب تک آپ کا بچہ قبل از وقت پیدا نہیں ہوا یا انتہائی نگہداشت میں نہیں ہے۔ اگر ناف میں پیشاب پاخانہ لگ جاتا ہے تو اسے صاف پانی یا ہلکے صابن سے دھو دیں۔ اگر ناف نہیں گری ہے اور آپ اسکے سوکھ کر گرنے اور زخم کے بھرنے کا انتظار کر رہی ہیں تب بھی نومولود بچے کو غسل دیا جا سکتا ہے۔ ناف کے گرنے کے بعد متعلقہ حصے کا زخم پورے طور پر بھرنے میں 7 سے 10 دن لگ سکتے ہیں

بچوں اور نوجوانوں کے لیے منفرد ہفتہ وار انگریزی میگزین

The TRUTH

Subscription Charges

Rs. 1200 for 1 Year (52 Issues — 4 issues free)
Rs. 600 for 6 months (26 Issues — 2 issues free)
Rs. 300 for 3 months (13 Issues — 1 issue free)

Bank Account: The Truth Intr. Current A/c no. 0118-02008000106 Meezan Bank Gulshan-e-Maymar, Karachi

رقم میزان بینک کی کسی بھی برانچ میں جمع کرائیں اور ڈپازٹ سلپ کا سیریل نمبر دیے گئے مرکزی رابطہ نمبر پر بتائیں

کراچی: 0334-3372304 | حیدر آباد: 0300-3037026 | سکھر: 0300-9313528
کوئٹہ: 0333-7805339 | سرگودھا: 0321-6018171 | تربت: 0321-2140814
لاهور: 0300-4284430 | راولپنڈی: 0321-5352745 | ملتان: 0300-7332359
پشاور: 0314-9007293 | فیصل آباد: 0333-4365150

پرانے شمارے بھی منگوائے جا سکتے ہیں

سبسکرپشن اور دیگر معلومات کیلئے مرکزی رابطہ

ڈی تھرٹین 4-G-1/11 ناظم آباد نمبر 4 کراچی

0322-2740052, 021-36881355

www.thetruthmag.com | info@thetruthmag.com